جنگ

خُصوصی انٹرویو

علاّمہ نصیر الدّین نصیر ہونزائی

جنگ

خصوصی انٹرویو

از

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

لسان القوم - حکیم القلم

٭

خانۂ حکمت ۔ ادارۂ عارف

اعزازی خدمات

جو نیک بخت اور ہوشمند لوگ اپنی عزیز قوم کی آنریری خدمات انجام دیتے ہیں، وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے سایۂ رحمت میں ہیں، اور افرادِ قوم کے دلوں میں ان کے لئے ایک پیاری سی دعا جاری ہے، اور وہ یقیناً" قابلِ صد احترام ہیں۔

عزیزم شیر اللہ بیگ ابن پہلوان بیگ ابن رجب شاہ خانۂ حکمت ریجنل برانچ گلگت کے آنریری سیکریٹری ہیں اور وہ یہ گرانقدر خدمات عرصۂ دراز سے انجام دے رہے ہیں، ان کو علم و حکمت سے عشق ہے، وہ ہماری کتابوں کو گہری نظر سے پڑھتے ہیں، یہ بہت بڑی سعادت مندی کی علامت ہے، ایسے میں آپ اپنے استاد کو بیحد عزیز کیوں نہ ہوں۔

میں چاہتا ہوں کہ میرے تمام شاگرد اور رفقایِ کار ہمیشہ ملک و ملّت اور انسانیت کی خدمت کرتے رہیں تاکہ ان کو دونوں جہان کی حقیقی خوشی حاصل ہو، آمین!

ن۔ ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی

کراچی

پیر ۲۳ جمادی الثانی ۱۴۱۵ھ / ۲۸ نومبر ۱۹۹۴ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a United Humanity

فہرست مضامین جنگ خصوصی انٹرویو

نمبر شمار	عنوانات	صفحات
۱	تمہید	۵
۲	توصیف قلم (نظم)	۱۳
۳	پینل انٹرویو	۲۶
۴	کتابوں پر تبصرہ	۵۰
۵	تراشۂ اخبار۔ روزنامہ نوائے وقت	۵۹
۶	تراشۂ اخبار۔ روزنامہ جنگ	۶۳
۷	تراشۂ اخبار۔ ہفت روزہ سیاچن	۶۶
۸	تراشۂ اخبار۔ روزنامہ پاکستان	۷۰
۹	تراشۂ اخبار۔ ہفت روزہ اخبار جہاں	۷۲
۱۰	تراشۂ اخبار۔ تعلیمی ایڈیشن جنگ	۷۳
۱۱	تراشۂ اخبار۔ روزنامہ دی مسلم	۷۹
۱۲	تراشۂ اخبار۔ روزنامہ پاکستان ٹائمز	۸۰
۱۳	تراشۂ اخبار۔ روزنامہ ڈان	۸۲
۱۴	پروفیسر برگر کے خطوط	۸۴

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

تمہید

۱۔ بسم اللہ الرّحمٰن الرحیم۔ یااللہ! اپنے محبوبِ خاص حضرتِ محمد مصطفٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت سے اس بندۂ کمترین کے قلب و لسان اور قلم کو ہر گونہ لغزشوں سے بچنے کے لئے اعلٰی توفیق، ہمت اور ہدایت عنایت فرما، تاکہ علم و عمل کی ہر چیز تیری خوشنودی کے مطابق ہو۔

۲۔ دوستو! آؤ یہاں آؤ، ہم سب ملکر آسمانی عشق کا تذکرہ کریں، نورِ عشق اور نارِ عشق کا نعرہ بلند کریں، چونکہ ہم مجانین ہیں، اس لئے ہم پر "باادب، ہوشیار" ہونے کی کوئی پابندی نہیں، ہمارے لئے درویشی ہی سرمایۂ حیات ہے، یہی طرزِ زندگی ہمارے لئے سہل ترین ہے، ہم ان لوگوں میں سے ہو جانا چاہتے ہیں جو اللہ تعالٰی کے لئے شدید محبت یعنی عشق (۲: ۱۶۵) رکھتے ہیں، یہی عشق اور اس کا وسیلہ نور بھی ہے اور نار بھی، اور اسی کا مبارک نام آسمانی

عشق ہے' اگر قرآن حکیم میں (۸:۲۷) نور کا دوسرا نام نار نہ ہوتا تو ہم "نورِ عشق' نارِ عشق" کا ذکرِ جمیل ہی نہ کر سکتے۔

۳۔ نورِ عشق کی آفاقی اور کائناتی مثال نیرِ اعظم (سورج) ہے' آفتاب جہان آرا بھی ہے اور عالم سوز بھی' یعنی اسی سے باغ و چمن سرسبز و شاداب بھی ہو جاتا ہے' اور اسی سے وہ سب کچھ خشک و خراب بھی ہو جاتا ہے' یہ اس لئے ایسا ہے کہ حقیقی معنوں میں جان دِہ و جان ستان ایک ہی ہے' پس حکمت و دانائی اسی میں ہے کہ آپ معجزۂ عشق کے نور و نار دونوں پہلو سے فائدہ اٹھائیں' نورِ عشق کی روشنی میں شاہراہِ صراط المستقیم پر گامزن ہوتے جائیں' اور نارِ عشق میں نفسِ امارہ کو بار بار جلاتے رہیں' انشاء اللہ تعالیٰ سب سے بڑی کامیابی اسی سے ہوگی۔

۴۔ ان چند سالوں میں شمالی علاقہ جات کے محسنین' پی۔ بی۔ سی گلگت اور پاکستان کے بعض موقر اخبارات نے اس بندۂ ناچیز پر ایسے بڑے بھاری احسانات کر دئے کہ کسی عمدہ سے عمدہ عبارت میں بھی ان نوازشات کا شکریہ ادا نہیں ہو

سکتا' روزنامۂ جنگ راولپنڈی (پیر ۱۹ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ / ۲۶ ستمبر ۱۹۹۴ء) میں جو خصوصی انٹرویو شائع کیا گیا' اس میں نہ تنہا میری ہمت افزائی کی گئی ہے' بلکہ ساتھ ہی ساتھ تمام شمالی علاقہ جات کے ادبی سفر کا بھی ذکر کیا گیا ہے' پس میں جناب الطاف پیرزادہ صاحب' جناب شاہد محمود صاحب' جناب غلام قادر ہونزائی صاحب' اور جناب سعادت علی مجاہد صاحب کا شکر گزار اور ممنون ہوں' یہ ادبی ایڈیشن بڑی خوبصورت سرخیوں کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

۵۔ ہم انشاء اللہ ان سوالات و جوابات کو بطورِ یادگار ایک کتابچہ کی صورت میں شائع کریں گے' جس کا نام "جنگ خصوصی انٹرویو" ہوگا' اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کا شکر کماکان حقہ ادا نہیں ہو سکتا' یہی ایک بہت بڑی حسرت ہے' جس کی وجہ سے کبھی کبھار یہ کوشش کی جاتی ہے کہ مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات کا سہارا لیا جائے' اور اگر خداوندِ قدوس کی توفیق و تائید حاصل ہو جاتی ہے تو خونِ جگر سے کچھ آنسو بھی برسا دئے جاتے ہیں' تاکہ خداوند عالم کو ہماری حالتِ زار پر رحم آئے۔

۶۔ مجھے وہ زمانہ خوب یاد ہے جب کہ صرف علم ہی کا قحط نہیں بلکہ کثیر چیزیں نایاب تھیں، مثال کے طور پر دیا سلائی ابھی ہونزہ تک نہیں پہنچی تھی، لہٰذا ہم اپنی قدیم روایت کے مطابق توتے کی کالک کو چمچے میں لے کر اس پر سنگِ چقماق اور فولاد کے ٹکڑے کے ٹکراؤ سے چنگاریاں گراتے اور اسی طرح آگ پیدا کر لیتے، صابون نہیں تھا، اس کی جگہ ایک قسم کی گھاس میں کپڑے دھو لیا کرتے تھے، جس کا نام بروشسکی میں "صبون شُقا" ہے، ٹھوس نمک نہیں ملتا تھا، اور جب یہ پہلی بار کہیں سے قلیل مقدار میں لایا گیا تو اس کا نام بُمار بَیو رکھا (یعنی نمک جو بیمار کے لئے دوا ہے) شروع میں ہم لوگ چِل بَیو (سیال نمک) استعمال کرتے تھے جو ایک قسم کی صحرائی مٹی سے بنایا جاتا تھا۔

۷۔ ہم اس زمانے میں چائے کو نہیں جانتے تھے، پھر پیتے کیسے، ہونزہ میں کہیں کھانے پینے کی کوئی دکان نہیں تھی، گلگت جا کر واپس آنے کے لئے چھ یا سات دن درکار ہوتے تھے، لوگ یہ سارا سفر پیادہ طے کر لیتے اور اس کے ساتھ ساتھ پشت پر کوئی بوجھ بھی اٹھا لیتے، موسمِ بہار اکثریت کے

لئے بڑا دشوار وقت ہوتا تھا' کیونکہ اس وقت اشیائے خوردنی سب کی سب ختم ہو جاتی تھیں' لوگ شرم و ناموس کے مارے اپنی ناداری اور بھوک کی حالت دوسروں پر ظاہر نہیں کرتے تھے' اگر ہم اس تاریخی حقیقت سے نئی نسل کو آگاہ نہ کردیں تو وہ اپنے وقت کی نعمتوں کی شکرگزاری اور قدردانی کس طرح کر سکیں گے۔

۸۔ روشنی کا کم سے کم ذریعہ مٹی کا تیل ہے' لیکن اس زمانے میں یہ کہاں سے مل جاتا' چنانچہ ہمارے لوگ بڑے دور جنگلوں میں جاکر خشک تنۂ عرعر (دفران = جونیپر = گل) کی لکڑیاں لایا کرتے تھے تاکہ ان کو جلا کر روشنی کا کام لیں' یا کچھ عام قسم کے بیجوں کو بھون لیتے' پھر انہیں کوٹ پیس کر مِنا بناتے' اور مِنا فلیتو جلا کر تھوڑی سی روشنی حاصل کر لیتے تھے' الغرض یہ اس زمانے کی انتہائی پس ماندگی کی چند مثالیں ہیں' اب اگرچہ شمالی علاقہ جات کے حالات پہلے جیسے نہیں ہیں' پھر بھی بدقسمتی سے یہاں آج تک وہ ترقی نہ ہو سکی جو ہونی چاہیئے۔

۹۔ ملک و ملت اور انسانیت کی خدمت بہت بڑی عبادت

ہے' لہٰذا یہ دیکھنا اور سوچنا ہوگا کہ ہم اس سلسلے میں کیا کیا کام انجام دے سکتے ہیں' اگر آپ اجتماعی یا انفرادی طور پر ہمہ رس علمی خدمت کر سکتے ہیں تو یہ بہت ہی بڑا مبارک عمل ہے' اور اس میں بہت سی برکتیں پوشیدہ ہیں' انشاء اللہ تعالیٰ' اس سے آپ کے علم میں زبردست اضافہ ہوگا' اور آپ کی عقل و جان کو بیحد شادمانی حاصل ہوتی رہے گی۔

۱۰۔ ارشاد فرمایا گیا ہے: من عرف نفسہ فقد عرف ربہ = جس نے اپنے آپ (یعنی تمام مدارج روحِ) کو پہچان لیا یقیناً" اس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔ اس میں کتابی معرفت کی بات نہیں' بلکہ عملی معرفت کا ذکر ہے' اور وہ روحِ علوی کے تمام درجات میں ہے' تا آنکہ فنافی اللہ و بقاباللہ کا مرتبہ آجاتا ہے۔

۱۱۔ ظاہرا" وباطنا" اللہ تبارک وتعالیٰ کی جتنی بے شمار نعمتیں ہیں وہ سب کی سب اس کے بندوں کے لئے ہیں' اور سچ تو یہ ہے کہ وہ پاک و بے نیاز بڑی سے بڑی نعمت کو بھی اپنے دوستوں سے دریغ نہیں رکھتا' آپ قرآن حکیم میں سورۂ رحمان کو خوب غور سے پڑھیں' خصوصا" آیاتِ مبارکہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ کو، کیونکہ ان میں سب سے آخری اور سب سے عظیم نعمتوں کا اشارہ ہے، جو مرتبۂ فنافی اللہ سے متعلق ہیں، اور یہ بڑی بڑی نعمتیں اسرارِ معرفت پر مبنی ہیں۔

۱۲۔ اللہ شاہد ہے کہ اب مجھے اپنی فکر نہیں بلکہ شاگردوں کے بارے میں بڑی حد تک فکر ہو رہی ہے کہ وہ کب لیلائے علم و حکمت کی خاطر مجنون ہو جائیں گے؟ کیونکہ جب تک کسی کو علم و دانش سے شدید محبت اور عشق نہ ہو تب تک اس کا حصول ناممکن ہی ہے، تاہم میں اس باب میں مایوس نہیں ہوں، اس لئے کہ خدائے بزرگ و برتر کے فضل و کرم سے بعض عزیزان میں خزائنِ علم و عرفان کا یہ بے مثال جذبہ اور ولولہ پیدا ہو رہا ہے، انشاء اللہ دوسرے عزیزان بھی ان کے پیچھے پیچھے چلیں گے۔

۱۳۔ ہر روز روح کے عجائب و غرائب کا تذکرہ ہونا چاہئے، روح عالمِ امر میں ایک ہی ہے، مگر عالمِ خلق میں ہزارو بے شمار ہو کر کام کر رہی ہے، جو صوفیٔ صافی اس راز کو بحقیقت جانتا ہے، وہ سب لوگوں کو عزیز رکھتا ہے، وہ غیر اور بیگانہ کا تصور ہی نہیں کرتا، کیونکہ چشمِ بصیرت سے دیکھا

جائے تو پتہ چلتا ہے کہ خدا کی خدائی میں کوئی دوسرا نہیں ہے، جو بھی ہیں سب اپنے ہی ہیں۔

۱۴۔ قرآنِ عظیم کے اشارۂ حکمت (۴۲ : ۵) کے مطابق تمام اہلِ زمین کے حق میں عفو و درگزر کی دعا اور خیر خواہی ضروری ہے، پھر مسلمین و مومنین کے لئے خصوصی دعائیں ہیں، اور اس کے بعد جو عزیزان ہمارے کاموں کو ہم سے بھی زیادہ آگے بڑھاتے ہیں، ان سے اگر ہم قربان بھی ہو جائیں تو کم ہے، کیونکہ یہاں جب آن جانب اتنا بڑا جذبۂ قربانی ہے تو این جانب کیوں نہ ہو، میں نے ایک مختصر عبارت میں مشرق و مغرب کے اپنے رفقائے کار اور ان کے زرین کارناموں کو یاد کیا، الحمد للہ رب العالمین ۔

ن۔ن۔ (حبّ علی) ہونزائی

کراچی

پیر ۲۶ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ ۳ اکتوبر ۱۹۹۴ء

توصیفِ قلم

اے قلم جنبشِ ازل ہے تو
قدرتِ ذاتِ لم یزل ہے تو
تجھ سے تحریرِ کائنات ہوئی
اے خوشا! حق کی تجھ سے بات ہوئی
ہے ہمارا قلم ترا سایہ
اس کو تجھ سے ملا ہے سرمایہ
وہ قلم اس جہان میں سلطان ہے
ذاتِ حق کی دلیل و برہان ہے
یہ قلم بادشاہِ دنیا ہے
جب سے علم و عمل کا چرچا ہے
اک قلم برفرازِ عرش برین
اک قلم بربسیطِ روئے زمین
علم کا اک جہان قلم میں ہے
رازِ کون و مکان قلم میں ہے

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

کام میں سر کے بل یہ چلتا ہے
جس سے دنیا زمانہ پلتا ہے
یہ سیاہی سے روشنی کردے
دولتِ علم سے غنی کردے
اس کا قطرہ مثالِ بحرِ عمیق
گنجِ گوہر رہا ہے جس میں غریق
اسپِ تازی کہ تیز طوفان ہے
بلکہ یہ اک جہازِ پرّان ہے
چشمۂ علم و منبعِ حکمت
باعثِ فخر و مایۂ عزت
ارضِ جنت ہیں اس کے مکتوبات
کیف آور ہیں جس کے مشروبات
چپکے چپکے قلم کلام کرے
ساری دنیا اسے سلام کرے
تو نہ شمشیر ہے نہ شیرِ ببر
پھر بھی طاقت میں تو رہا برتر

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

یہ کتابیں اسی کی پیداوار
جن کی رونق ہے رشکِ باغ و بہار
یہ قلم ہے کہ ہے عصائے کلیم
شر کو نگلے یہ اژدھائے عظیم
ہیں مبارک تمام اہلِ قلم
جن پہ اللہ کا ہوا ہے کرم
خدمتِ قوم ہے رضائے خدا
کام کر کام کر برائے خدا
یہ قلم تیرے پاس امانت ہے
حق ادا گر نہ ہو خیانت ہے
اے نصیر خامہ بہت پیارا ہے
چونکہ اللہ نے اتارا ہے

ن۔ ن (حبِّ علی) ہونزائی
ذوالفقار آباد۔ گلگت

۲۸ ذوالحج ۱۴۱۴ھ / ۹ جون ۱۹۹۴ء

علّامہ نصیرالدّین نصیر ہنزائی
ایک ہمہ گیر علمی شخصیت

ممتاز اسکالر، شاعر اور محقق و مفکر محترم علّامہ نصیرالدّین نصیر ہنزائی کی تقریباً باسٹھ سالوں پر محیط ادبی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف میں "بابائے بروشسکی" اور "لسان القوم" کے خطابات پانے کے بعد انھیں یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ شمالی علاقوں کی مقامی حکومت نے ۱۰ جون ۱۹۹۴ء کو گلگت میں منعقدہ ایک اعلیٰ سطح کی ادبی تقریب میں آپ کو "حکیم القلم" کے خطاب سے نوازا، آپ شمالی علاقوں میں بولی جانے والی قدیم زبان "بروشسکی" کے پہلے صاحبِ دیوان، صوفی شاعر، 150 کتابوں کے مصنف، جن میں سے چالیس کا انگریزی میں اور متعدد کا فرانسیسی، سویڈش، فارسی، ترکی اور گجراتی میں ترجمہ ہو چکا ہے، بروشسکی زبان، اس کی گرائمر، لغت اور تاریخ و روایات کو معدوم ہو جانے سے بچایا اور قرطاسِ بقاء پر لا کر

معروف غیر ملکی یونیورسٹیوں اور اپنی منفرد تخلیقات میں نہ صرف محفوظ کیا ہے بلکہ قدیم انسانی تہذیب و تمدن اور ثقافت کی علامات کے ساتھ اس زبان کو نئی زندگی سے ہمکنار کیا ہے، بروشسکی زبان اور اس کے ادب کو اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعے دنیائے علم و ادب میں روشناس کروانے والی اس ہشت پہلو علمی شخصیت نے اپنے قلم کے ذریعے روایتی موضوعات کے علاوہ سائنس و مذہب، روح و مادہ، مکان و لامکان، اڑن طشتریوں اور روحانی سائنس جیسے عنوانات کا اس طرح احاطہ کیا ہے کہ دقیق نظر سے مطالعہ کرنے والے قاری ان کتابوں کے ہر ورق پر "علمی انکشافات" محسوس کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ شمالی علاقوں کے اس درویش صفت بطلِ جلیل کا نامِ گرامی جب بھی سننے یا پڑھنے میں آتا ہے تو دل میں یکدم احترام اور علمِ بیکران و عرفان کے جذبات و احساسات ابھرتے ہیں، قلب و نظر کو روشن کرنے والی آپ کی تخلیقات سے معاشرے کے ہر طبقۂ فکر کے افراد استفادہ کرتے ہیں اور اپنے عوالمِ شخصی کو علم و حکمت، اسرارِ روحانیت اور بلند حقائق و معارف سے منور

کرتے ہیں' یہ اس امر کی روشن دلیل ہے کہ آپ کی تائیدی تخلیقات میں معنوی گہرائی اور گیرائی بدرجۂ اتم موجود ہے۔

قاری جب علامہ صاحب کی تحریروں کا دقیق نظر سے مطالعہ کرتا ہے تو وہ اپنے آپ کو ایک نئے علمی جہان میں پاتا ہے اور زمان و مکان کی بندشوں سے آزاد ہو کر کچھ دیر کے لئے یوں محسوس کرتا ہے جیسے وہ بحرِ بیکراں میں غوطہ زن ہو کر علم و آگہی' عشق و محبت اور ایمان وایقان کے وہ گوہرِ نایاب چن رہا ہو جو ابنِ آدم کا اصل مقصدِ حیات ہیں' آفاقی فکر و عمل رکھنے والی یہ پُرتاثیر علمی بزرگ شخصیت موجودہ اور آئندہ نسلوں کے لئے ایک ایسے روشن منارے کی حیثیت رکھتی ہے جس سے کائنات کی ازلی سچائیوں سے معمور قرآنی حکمت و روحانیت اور مکان و لامکان کی معنوی وسعتوں کو سمیٹ کر عرفانی اشعار کے قالب میں پیش کرنے والے آسمانی عشق و محبت کے سچے جذبوں کی پرنور کرنیں پھوٹتی ہیں۔

علّامہ صاحب کی ہمہ رس شخصیت نے بڑی بڑی قد آور علمی' ادبی اور تنظیمی شخصیات کو وہ پالیسی ساز آفاقی سوچ دی جس نے انھیں بے لوث علمی خدمت کے ایک عالمگیر

استقلالی عزم سے ہمکنار کیا اور اس نوعیت کی جہدِ مسلسل' ان کی زندگی کا اعلیٰ ترین نصب العین قرار پایا' جہاں تک غیر ملکی یونیورسٹیوں سے تحقیق کے میدان میں اشتراکِ عمل کا تعلق ہے آپ نے ہائیڈل برگ یونیورسٹی جرمنی کے پروفیسر ہرمن برگر کو پچاس ہزار بروشسکی الفاظ بغیر کسی معاوضے کے مہیا کرکے پہلی بروشسکی۔ جرمن ڈکشنری کی اشاعت کی راہ ہموار کی اور مانٹریال یونیورسٹی کنیڈا کے پروفیسر ٹیفو کو بروشسکی گرائمر' پہلیوں اور کہاوتوں کا موادفراہم کیا جس کو تالیف کے مراحل سے گزار کر پروفیسر نے Hunza Proverb نام سے نئی کتاب کی حال ہی میں اشاعت کی ہے نتیجتاً" علامہ صاحب اس ڈکشنری اور نئی کتاب کے شریکِ مصنف قرار پائے۔ مختصراً" علّامہ صاحب کے حکیم قلم اور شیریں لسان نے حریت فکر اور اعلیٰ حقائق و معارف سے آراستہ تحریروں اور تقریروں کے ذریعے لاتعداد شخصیات کے حوالہ سے ایک وسیع کائنات کو متاثر کیا ہے اور قارئین و سامعین کے ذہنوں پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔

علّامہ صاحب نے اپنی کہن سالی کے باوجود اپنے علمی

مشن کو پھیلانے کے لئے سفر کی بے شمار صعوبتیں بھی برداشت کیں ہیں اور مشرق و مغرب کے مابین اپنے تخلیقی خیالات و افکار کے ہمہ وقت بہاؤ کو یقینی بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ہے۔

اب یہ ہمارا فرضِ اولین ہے کہ آپ کی تخلیقات کو زبان زدِ خاص و عام کریں یہ انٹرویو اس فرض کی ادائیگی کی ایک کوشش ہے آیئے اس سلسلے میں پینل انٹرویو کے ذریعے علّامہ صاحب سے ان کے خیالات دریافت کرتے ہیں۔

ISWLS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

☆ الطاف پیرزادہ : سوال نمبر1

علاّمہ صاحب ! ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے اپنی گوناگون مصروفیات کے باوجود یہ قیمتی لمحات ہمارے اور قارئینِ کرام کے لئے مختص کئے' آپ کی شخصیت کے علمی پہلو اہلِ علم و قلم سے پوشیدہ نہیں' لیکن آپ کے بچپن' جوانی اور بعد کے حالات کے بارے میں ہمارے قارئین کو کچھ تفصیلات سے نوازیں۔

○ علاّمہ نصیر : جواب :

جناب الطاف پیرزادہ صاحب انچارج میگزین روزنامہ جنگ راولپنڈی' آپ کی بہت بڑی نوازش اور ذرہ نوازی ہے کہ مجھے اپنے بارے میں کچھ عرض کرنے کا موقع دیا' میں 15 مئی 1917ء کو قریۂ حیدر آباد' ہونزہ میں پیدا ہوا' چونکہ ہونزہ میں صدیوں سے صرف شخصی حکومت ہی کے مفادات مطلوب و مقصود تھے لٰہذا یہ امر اس ریاست کے لوگوں کے لئے ناممکن تھا کہ وہ اپنے بچوں کو ابتدائی تعلیم کی نعمت سے مستفید کر سکیں' جبکہ پوری ریاست میں گورنمنٹ پرائمری

اسکول ہلتت کے سوا کوئی اسکول ہی نہ تھا، نہ کہیں کوئی استادِ کامل فیضِ عام کا ذریعہ ہو سکتا تھا، اور نہ کوئی دینی مکتب، بس ہر طرف جہالت و لاعلمی کی ظلمت چھائی ہوئی تھی، سوائے میر اور وزیر خاندان کے باقی تمام لوگوں میں یہ عام روایت چلی آرہی تھی کہ اپنے بچوں سے بھیڑ بکریاں چرانے کا کام لیا کریں، ساتھ ہی ساتھ یہ بات بھی ضروری تھی کہ بچے ہر روز پہاڑ سے چھوٹی چھوٹی لکڑیوں کا بوجھ اٹھا کر لائیں۔

یہ وہ بڑا مشکل زمانہ تھا، جس میں رعیت کا کوئی فرد ریاست کی حدود سے باہر قدم نہیں رکھ سکتا، اگر کسی کو گلگت جانے کی سخت ضرورت پیش آتی تو وہ شخص تازہ یا خشک پھلوں کی ٹوکری لے کر میر صاحب کے دروازے پر جاتا اور کسی خاص نوکر کے توسط سے زبانی درخواست بھیجتا کہ حضور بندہ پرور! فدوی کو گلگت کی عارضی راہداری (پاسپورٹ) چاہیئے، اب بصورتِ منظوری اس کو "راہداری" کے نام سے کاغذ کا ایک ٹکڑا دیا جاتا، جس پر منشی صرف میر صاحب کے نام کا مہر ثبت کر کے دیا کرتا تھا، اور اس میں کچھ مزید تحریر نہیں ہوتی، شخصی حکمرانی کی اس پالیسی کا منشا سوائے اس کے

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اور کیا ہو سکتا ہے کہ ریاست کا کوئی آدمی حصولِ علم کی خاطر باہر نہ جا سکے۔

اگر ہزاروں میں سے بمشکل کوئی ایک آخوند (استاد) مل جاتا تو وہ بھی کامل نہیں ہوتا' پھر بھی کچھ نوجوان حصولِ علم کی غرض سے اس کے پاس جایا کرتے تھے' لیکن زمانے کی ستم ظریفی دیکھئے کہ ایسے معصوم طالبِ علموں سے نوکروں کی طرح کام لیا جاتا تھا' اس سے آپ کو بخوبی اندازہ ہوا ہوگا کہ میرے بچپن اور نوجوانی کے زمانے میں اہلِ ہونزہ کے اجتماعی حالات کیسے مشکل تھے' اور اس وقت علم کی راہ میں کیسی کیسی رکاوٹیں اور دشواریاں حائل تھیں۔

☆ سعادت علی مجاہد انچارج نیوز بیورو برائے روزنامہ جنگ راولپنڈی : **سوال نمبر 2**

گو کہ ہم جانتے ہیں کہ اہلِ شوق کے لئے ناموافق حالات بھی موافق ہو جاتے ہیں لیکن ۔ یونہی چراغ لالہ روشن نہیں ہوا ۔ ہمارا تجسّس ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ۔ دیکھئے کیا گزرتی ہے قطرے سے گوہر ہونے تک ۔ آپ کی ذات کے حوالے سے ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ شمالی علاقہ

جات جیسے دور افتادہ علاقے میں علمی و ادبی درسگاہیں نہ ہونے کے باوجود آپ علم و ادب کی اس قابلِ رشک منزل تک کن دشوار مراحل سے گزر کر پہنچے اور آپ کو یہ بلند علمی مقام کیسے ملا ؟

○ علّامہ نصیر : **جواب :**

یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت نے میرے لئے عجیب و غریب طریقوں سے کام کیا، وہ یوں کہ میں ایک خلیفہ (نمائندۂ پیر) کا سب سے چھوٹا فرزند ہوں، لیکن علم کا سب سے بڑا شائق و شیدائی رہا، بالفاظِ دیگر میں علم کے فطری عاشقوں میں سے تھا اور اب بھی یہی حال ہے، یہ مبارک عشق گویا مجھ پر ایک موکل بٹھایا گیا تھا، جو مجھے تلاشِ علم کے بغیر چین سے بیٹھنے نہیں دیتا تھا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ والدِ بزرگوار کے پاس جو کچھ علم تھا، اس کو حاصل کرتا رہا، لغات بینی کی عادت بنالی، کچھ گھر کے باہر سے بھی دریوزہ کیا، جب جب بکریاں چراتا تو اس وقت کتابِ "پنج گنج" ساتھ ہوتی، جس وقت بھیڑ بکریوں کو لے کر چند مہینوں کے لئے ییلاق (تیر) جاتا، اس دوران مطالعے کی غرض سے قرآن پاک موجود

ہوتا۔

نوجوانی میں دس ماہ کے لئے گورنمنٹ پرائمری اسکول بلتت گیا' اس دوران تیسری اور چوتھی جماعت پڑھ لی' اس کے بعد نہیں جا سکا' اور ذاتی مطالعہ پر زیادہ سے زیادہ زور دیا' میرے نزدیک فوجی زندگی کا تجربہ بھی ضروری تھا' اس لئے میں 8, اپریل 1939ء کو گلگت سکاؤٹس میں بھرتی ہو گیا' وہاں دیکھنے اور جاننے کے لئے ایک نئی دنیا تھی' پھر میں وہاں سے یکم ستمبر 1943ء کو مستعفی ہو کر 5, اکتوبر 1943ء کو آرمی میں بھرتی ہو گیا' اب مشاہدات و تجربات کے لئے میری زندگی کا میدان کافی وسیع ہو چکا تھا' خدا کے فضل و کرم سے یہ بات میری عادت میں داخل ہوئی تھی کہ میں کتابوں کے علاوہ دوسری تمام چیزوں میں بھی علم کی جستجو کروں' میں 7 فروری 1946ء کو آرمی سے بھی بخوشی فارغ ہو گیا۔

اگرچہ علم ایک ایسی نورانی حقیقت کا نام ہے جو ہر قسم کی مادیت سے مجرّد و مُبرّا ہے' تاہم ظاہری اور مادی اشیاء میں سے کوئی شی علم کی آئینہ داری و نمائندگی کے بغیر نہیں' لہٰذا ہر شخص کو چشمِ بصیرت کی سخت ضرورت ہے تاکہ مختلف

چیزوں میں نورِ علم کے گوناگون ظہورات کا مشاہدہ ہو سکے۔

☆ شاہد محمود ماہرِ بشریات : **سوال نمبر 3**

آپ کی علمی کاوشیں تین شعبوں پر مشتمل ہیں یعنی قرآنی علم و حکمت، شاعری اور بروشسکی زبان کی لغت، گرامر اور اس کے دیگر پہلوؤں پر تحقیق۔ آپ سے اس سوال کا جواب مطلوب ہے کہ تینوں قسم کے ان دریاؤں میں بیک وقت غوطہ زنی کرکے گوہرِ گرانمایہ نکالنے کے لئے آپ نے کس نوعیت کی ریاضت کی؟ اور اس مقصد کے لئے کونسے وسائل و ذرائع ہاتھ آئے؟

○ علّامہ نصیر: **جواب :**

قرآنی علم و حکمت وہ سب سے عظیم آسمانی معجزہ ہے، جس کی برکتوں سے انسان کا اصل جوہر کھل جاتا ہے، اور وہ بہت سے اعلیٰ کارناموں کو بڑی آسانی سے انجام دے سکتا ہے، ریاضت دو قسم کی ہوتی ہے: انسانی ریاضت اور خدائی ریاضت، ان دونوں میں آسمان زمین کا فرق پایا جاتا ہے، انسانی ریاضت کی جاتی ہے مگر ناتمام اور غیر مفید، اور الٰہی

ریاضت بصورتِ مصائب و آلام کرائی جاتی ہے' جس کے نتائج و ثمرات بے انتہا مفید ہیں' ہر مومن کے پاس عمومی فرائض کے علاوہ ذکرِ کثیر یعنی اللہ کو کثرت سے یاد کرنے کا وسیلہ ہونا چاہئے' مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات اور گریہ و زاری سے ہر مشکل کام آسان ہو جاتا ہے' شب خیزی اور طویل عبادت ضروری ہے' ہر کامیاب سالک اپنے دل کو کینہ و کدورت سے پاک رکھتا ہے' قرآن و حدیث میں جس شدید محبت (عشق) کا ذکر آیا ہے وہی ہماری ہر اخلاقی اور روحانی بیماری کے لئے نسخہ لاہوتی ہے۔

"آورد" قسم کی شاعری میں تکلیف ہے' اور "آمد" قسم کی شاعری میں راحت ہی راحت ہے' کیونکہ اس میں خود از خود دل میں اور زبان پر آنے کا عنصر غالب ہے' پس ایسی شاعری الگ نہیں بلکہ روحانی علم کی ایک شاخ ہے' اسی طرح بروشسکی زبان کی لغت' گرائمر وغیرہ میں بھی تائیدِ الٰہی کار فرما ہے' کیونکہ ہر زبان کی ساخت و پرداخت اللہ کی نشانیوں میں سے ہے (۳۰ : ۲۲) اور آفاق و انفس میں جس قدر بھی خدا کی نشانیاں ہیں' ان پر نورِ معرفت کی روشنی پڑنے والی ہے

(۴۱ : ۵۳)۔

☆ غلام قادر نیوز ایڈیٹر انچارج شعبۂ نیوز ریڈیو پاکستان گلگت : **سوال نمبر 4**

آپ کی تخلیقات اور بروشسکی شاعری سے یہ تاثر ملتا ہے کہ آپکے تائیدی علم کے حصول کا گہرا اور منطقی تعلق ان صعوبتوں سے ہے جو تقریباً چالیس (۴۰) برس قبل چین میں آپ کے قیام کے دوران پیش آئی تھیں، اس سلسلے میں وضاحتاً بتائیے کہ آپ کی زندگی میں علمی و عرفانی انقلاب برپا کرنے میں ان غیر معمولی واقعات کا کیا کردار ہے ؟

○ علّامہ نصیر : **جواب :**

تصوف میں ریاضت کی بہت بڑی اہمیت ہے، لیکن سب سے عظیم اور سب سے مفید ریاضت وہ ہے جو اللہ پاک خود اپنے کسی بندے کو کراتا ہے، یعنی اس پر پُرحکمت مصیبتیں ڈالتا ہے تاکہ خدا کی طرف سے آئی ہوئی ریاضت کے ساتھ بھی اور بعد میں بھی روحانی علم و حکمت کا سلسلہ جاری و ساری رہ سکے، پس میں اُس ملک، اُس شہر، اور اُن مقامات کو

شکر گزاری اور قدردانی کا سلام کرتا ہوں' جہاں مجھ پر ایسی عظیم الشان' بے مثال اور باکرامت ریاضت مسلط کی گئی' پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشادِ گرامی کا ترجمہ ہے : علم کو ڈھونڈتے رہو خواہ تمہیں اس کے لئے چین جانا کیوں نہ پڑے۔

یہ حسنِ اتفاق بڑا حیران کُن ہے کہ مجھ جیسے ایک بندۂ خام و ناتمام پر مذکورہ حدیثِ شریف کا سرِّ عظیم منکشف ہو گیا' یہ اس انتہائی شدید ریاضت کی برکت تھی' جو مسبّبُ الاسباب کے حکم سے کرائی گئی' تاکہ میں نورِ اسلام کے علمی و عرفانی عجائب و غرائب کو دیکھنے کے قابل ہو جاؤں۔

☆ الطاف پیرزادہ : **سوال نمبر 5**

علم و عرفان اور قرآنی حکمت کی آفاقی تعلیمات جن کا درس آپ نے دیا ہے' ان کے بنیادی اصول کیا ہیں ؟ ان اصولوں کے فروغ کے لئے آپ نے کونسا طریقۂ کار اختیار کیا؟ اور درس دینے کے اس عمل کے ذرائع کیا ہیں ؟

○ علّامہ نصیر : **جواب :**

علم و عرفان اور قرآنی حکمت کی آفاقی تعلیمات تدریجی اور ہر شخص کی سعی و رسائی کے مطابق ہیں' کیونکہ دنیا کے لوگ عقل و شعور میں یکسان و برابر نہیں ہوتے' لہٰذا میرے درس دینے کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ میں مختلف درجات کی تعلیم پیش کرتا ہوں' تاکہ ہر شخص اپنی عقل کے مطابق علم سے بہرہ مند ہو سکے' ویسے بھی میرے سامنے کوئی ایک کلاس نہیں ہوتی' بلکہ ایسے لوگوں کا چھوٹا سا اجتماع ہوتا ہے' جس کے افراد علم و دانش کے مختلف مدارج پر فائز ہوئے ہوتے ہیں' اب یہی عزیزان میری تعلیمات کے لئے بنیاد بھی ہیں اور معیار بھی' میرے نزدیک اس تعلیمی اصول کا فروغ اس طرح ہو سکتا ہے' کہ مشرق و مغرب میں بہت ساری کتابیں پھیلا دی جائیں' آڈیو کیسٹز بھی ہر جگہ پہنچ جائیں' بہت سارے اسکالرز پیدا ہو جائیں' اور یہی امور اصولات بھی ہیں اور ذرائع بھی۔

☆ سعادت علی مجاہد : **سوال نمبر 6**

آپ کی تصانیف کی مجموعی تعداد تقریباً" ڈیڑھ سو ہے' ان تصنیفات کی دنیا میں آپ نے کب قدم رکھا؟ اور کس

جذبے نے آپ کو قلمی دنیا میں داخل ہو جانے کی ترغیب دی؟

○ علّامہ نصیر : **جواب :**

یہ 1957ء کا زمانہ تھا، جس میں میری زندگی کے چالیس ۴۰ سال پورے ہو چکے تھے، تب میں نے اپنی اولین کتاب تصنیف کی، کیونکہ مجھے اس بات کا یقین تھا کہ میرے پاس خود شناسی کی ایک عظیم امانت ہے تو یہ امر ضروری ہوا کہ اس قسم کی امانت کو سینے سے سفینے میں منتقل کر دی جائے، اور مجھ کو جس طرح علم سے عشق تھا، اس کا بھی یہی تقاضا تھا کہ کچھ کتابیں تصنیف کی جائیں، علاوہ برآن بزرگانِ دین کی کتابیں ہر بار گویا کہتی رہتی تھیں کہ کوشش کرو کچھ لکھو، کچھ لکھو۔

☆ شاہد محمود : **سوال نمبر 7**

آپ کی تخلیقات کا علمی تجزیہ کرنے سے ایسے موضوعات پر بھی روشنی پڑتی ہے جنہیں دنیائے علم و ادب اور خود سائنس نے بھی "غیر دریافت شدہ اشیاء" قرار دے

کر سمجھ اور تحقیق کے شعبے میں بے بسی کا مظاہرہ کیا ہے' جیسے اڑن طشتریوں کا سیارۂ زمین پر بار بار وارد ہو جانا' روحانی سائنس' جسمِ لطیف اور ستاروں یا سیاروں پر لطیف مخلوقات کا وجود' چنانچہ آپ سے گزارش ہے کہ اس سلسلے میں وضاحت کیجئے۔

○ علّامہ نصیر : **جواب :**

بیشک میں نے اپنی تحریروں میں اڑن طشتریوں کا ذکر کیا ہے' خصوصاً "کتاب "میزان الحقائق" میں' کیونکہ مجھے اس نوعیت کے موضوعات سے بے حد دلچسپی ہے' جس کی وجہ مشاہدہ ہے' اور مقصد معلومات فراہم کرنا ہے' بڑی عجیب بات ہے کہ عوام کے نزدیک جِنّ' پری' جسمِ لطیف' اڑن طشتری' وغیرہ الگ الگ مخلوقات ہیں' حالانکہ یہ ایک ہی لطیف مخلوق ہے' جو مختلف شکلوں میں ظاہر ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے' اس لئے اس کے بہت سے نام ہیں' چنانچہ میں نے روحانی انقلاب کے دوران جس واحد مخلوق کو دیکھا تھا' اس کا تذکرہ کئی ناموں سے کیا ہے' یعنی کبھی اس کو جِنّ (پری) کا نام دیا' کبھی جسمِ لطیف کہا' کبھی جثۂ ابداعیہ' کبھی اڑن طشتری' کبھی

جسمِ مثالی، وغیرہ، حالانکہ وہ ایک ہی چیز ہے، اور روحانی سائنس روحانیت و قرآن میں ہے، اس کی ایک متعلقہ مثال حسبِ ذیل ہے :-

جب کوئی آدمی اللہ تبارک و تعالیٰ کی عنایتِ خاص سے وہ آسمانی قمیص پہن لیتا ہے، جس کا ذکر سورۂ نحل (۱۶ : ۸۱) میں فرمایا گیا ہے تو وہ اس کے نتیجے میں جِنّ / پری، فرشتہ، اڑن طشتری، جسمِ لطیف، وغیرہ کی طرح آسمان اور ستاروں میں پرواز کر سکتا ہے، اس سے پتا چلا کہ ہر ستارہ لطیف مخلوقات کی ایک دنیا ہے، آپ سورۂ شوریٰ (۴۲ : ۲۹) میں دیکھیں اس کی نشانیوں میں سے ہے یہ زمین اور آسمانوں کی پیدائش اور یہ جاندار مخلوقات جو اس نے دونوں جگہ پھیلا رکھی ہیں۔

☆ غلام قادر : سوال نمبر 8

علم و حکمت کا سرچشمہ قرآن پاک ہے، اس حوالے سے آپ نے قرآنی علاج، علمی علاج، اور روحانی علاج کے نام سے کتابیں تحریر کرکے گویا قرآنی شفا خانے یا آسمانی معالج

کا خوبصورت تصور دیا ہے' ایسے میں ہم ان افراد کو کونسے دلائل دے کر قائل کر سکتے ہیں جو مادیت زدہ ہونے کے باعث اس تصور سے دور ہیں؟

○ علّامہ نصیر: **جواب:**

قرآنی' علمی' اور روحانی علاج کے ثبوت میں بہت سی دلیلیں پیش کی جا سکتی ہیں' اور مذکورہ بالا کتابوں میں اس نوعیت کے کئی دلائل دیئے گئے ہیں' تاہم ذیل میں مزید مثالیں درج کی جاتی ہیں:

(۱) ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ مادی قسم کی دوا کے علاوہ کوئی اخلاقی یا نفسانی چیز بھی انسان کے دل و دماغ اور جسم و جان پر اثر انداز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ (۲) سب جانتے ہیں کہ کبھی کوئی آدمی شرم کے مارے پسینے میں شرابور ہو جاتا ہے' یہ محض نفسیاتی اثر پذیری کی علامت ہے (۳) اسی طرح انسان کی ہستی پر خوف کا زبردست اثر پڑتا ہے (۴) اکثر لوگ اپنے ہی غیض و غضب سے دگرگون ہو جاتے ہیں (۵) انسانی فطرت میں یہ بات بھی داخل ہے کہ غم کا بوجھ اس پر سنگین گزرتا ہے (۶) کبھی کبھی شدید غم یا

انتہائی خوشی آدمی کے لئے خطرناک ثابت ہو جاتی ہے (۷) مایوسی سے انسان کا دل و دماغ نیم مردہ ہو جاتا ہے (۸) بنی نوع انسان میں شدید محبت (عشق) کا اثر شدید ہے۔

ان مثالوں سے یہ معلوم ہوا کہ انسان نہ صرف دُوسروں سے اثر لینے کی خاصیت رکھتا ہے' بلکہ وہ خود بھی ہمیشہ اپنے آپ پر اثر ڈالتا رہتا ہے' پس جو لوگ قرآنی' علمی' اور روحانی دواؤں کے کورس کو مکمل کئے بغیر یہ کہتے ہوں کہ ان میں کوئی شفا نہیں تو وہ صریح غلطی پر ہیں' وہ عقلی اور منطقی طور پر بیمار ہیں' مگر یہ بیماری پوشیدہ ہے۔

☆ الطاف پیرزادہ : **سوال نمبر 9**

" روح کیا ہے " کے نام سے آپ کی نئی کتاب جدید تحقیقی میدان میں ایک نئی " علمی دریافت " سے کسی طرح بھی کم نہیں' لہٰذا قارئین کی دلچسپی کے پیش نظر آپ سے گزارش ہوگی کہ اس موضوع پر کچھ وضاحت کریں۔

○ علامہ نصیر : **جواب :**

روح کا علم جتنا بلند اور مشکل ہے اتنی اس کی معرفت ضروری بھی ہے' کیونکہ خدا شناسی کا کوئی درجہ روح شناسی ہی سے ممکن ہے' اور یہ بات اسلامی تصوف میں بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ خود شناسی کے لئے ریاضت اور نوافل کی سخت پابندی کی جائے' ساتھ ہی ساتھ مرشدِ کامل کی اجازت اور دعا شرطِ اولین ہے' ظاہر ہے کہ اسمِ اعظم کے بغیر ایسا کوئی کام ممکن ہی نہیں' اور وہ اسماء الحسنٰی میں سے ہوگا' جسے مرشد خود تجویز کریں گے۔

اب یہ کوئی چلہ ہرگز نہیں بلکہ نوافل (وہ زائد عبادات جو واجب نہ ہوں) کا سلسلہ شروع ہوگا' شب خیزی اس کا لازمی جزو ہے' ذکرِ الٰہی کے لئے راستہ ہموار کرنے کی غرض سے گریہ و زاری اور مناجات ازحد مفید ہے' اس مقدس کام سے متعلق تفصیلات بہت زیادہ ہیں' میں مختصراً" عرض کروں گا کہ اگر کوئی سالک جیتے جی موت کے دروازے سے داخل ہو سکا' اور تقریباً" ایک ہفتہ تک حضرت عزرائیلؑ نے اس کو موت و حیات کی انوکھی ریاضت کرائی تو انشاء اللہ اب یہ طفلِ نوزائیدۂ روحانیت بتدریج آگے بڑھے گا' اور مراحلِ

روحانی میں ترقی کرے گا، تا آنکہ وہ مقامِ عقل پر بھی اپنے آپ کو طفلِ نوزائیدہ پائے۔

☆ سعادت علی مجاہد : **سوال نمبر 10**

اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹ + ۱ = ۱۰۰) نام ہیں، ان میں ایک ذاتی اور باقی تمام صفاتی ہیں، روح اور عقل کے مقامات پر انسانی عروج و ارتقاء کے حوالے سے ان اسماء میں درجہ وار علم و معرفت ہونے سے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

○ علاّمہ نصیر : **جواب :**

وہ حدیث شریف یہ ہے: للہ تسعۃ و تسعون اسما" مائۃ الا واحدا" (بخاری، جلد سوم، کتاب الدعوات، باب ۵ . ۸) اس کا اشارہ یہ ہے کہ اسمائے الٰہی ننانوے بھی ہیں، سو بھی ہیں، اور ایک بھی ہے، جو ۹۹ اسماء ہیں وہ صفاتی ہیں، جہاں ۱۰۰ ہیں وہاں ان میں ایک اسم نمائندۂ اسمِ ذات بھی ہے، اور جو ایک ہے وہ اسمِ ذات ہے، جو اسمِ ذات ہے وہی اسمِ اعظم بھی ہے، پس ہر اسم علم و حکمت کا ایک خزینہ ہے، اور اسمِ اعظم (اسمِ ذات / اسمِ اکبر) خزینۃ الخزائن ہے، یعنی اس میں تمام

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اسماء اور ان کے سارے خزانے جمع ہیں، جملہ اسماء میں لوگوں کے لئے درجہ وار علم و حکمت ہے۔

☆ شاہد محمود : **سوال نمبر 11**

صوفیانہ اور عارفانہ شاعری قوموں کی اخلاقی اور روحانی تربیت اور ان میں اجتماعی بیداری پیدا کرنے میں کیا کردار ادا کر سکتی ہے؟ آپ نے اس حوالے سے کن کن زبانوں میں شاعری کی ہے؟ اور ان کے اثرات و نتائج کیا ہیں؟

○ علّامہ نصیر : **جواب :**

صوفی اور عارف کی پُرحکمت شاعری میں صورِ صغیر اور قیامتِ صغریٰ کے زبردست موثر اجزاء ہوتے ہیں، کیونکہ ہر قسم کی چیزوں کا ایک کُل ہوا کرتا ہے، اور ہر کُل کے اجزاء ہوتے ہیں، چنانچہ ارشادِ نبوی کا مفہوم ہے: شعرگوئی کی ایک قسم وہ ہے جس میں حکمت ہے (ان من الشعر حکمتہ) اور حکمت کی تعریف و توصیف قرآن حکیم سے سن لیں: اور جس کو حکمت ملی، اسے حقیقت میں بہت سی خیر مل گئی (۲:۲۶۹) یقیناً" صوفیانہ اور عارفانہ نظمیں قوموں کی جان

ہوا کرتی ہیں۔

بندۂ ناچیز نے علی الترتیب بروشسکی، فارسی، اردو، اور ترکی میں شاعری کی ہے، اللہ کے فضل و کرم سے بحیثیتِ مجموعی نتائج و ثمرات بہت ہی اچھے ہیں، ایک زبردست خودکار اوپن یونیورسٹی کی طرح کام ہو رہا ہے، خصوصاً" بروشسکی نظموں میں، الحمداللہ ۔

☆ غلام قادر : **سوال نمبر 12**

سائنسی علوم سے اب یہ حقیقت قابلِ فہم ہو گئی ہے کہ کائنات یا کائناتوں کے مجموعی نظام میں وحدت کا اصول کارفرما ہے، قرآنی تعلیمات کے حوالے سے انسانی وحدت و سالمیت سے متعلق آپ کا نقطۂ نظر کیا ہے؟ کیا ایسے میں نسلِ انسانی کسی وقت مکمل طور پر متحد اور ایک ہو سکتی ہے؟ اگر ہاں، تو کب؟

○ علّامہ نصیر : **جواب :**

جی ہاں، کائنات کو خدائے واحد نے پیدا کیا ہے، اس لئے اشیائے عالم میں ازلی وحدت و سالمیت کے آثار موجود

ہیں' اسی طرح بنی آدم ہیں' جو سب کے سب ایک ہی ابوالبشر کی پشت سے پھیل گئے ہیں' اور قرآن پاک میں تمام لوگوں کی یکجائی سے متعلق بہت سی پیش گوئیاں ہیں' قرآن اور اسلام میں جو فرمایا گیاہے وہ حق ہے ' اس لئے میں قرآن حکیم کے حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ تمام لوگوں کی یکجا پیدائش اور یکجا قیامت کا نمونہ نفسِ واحدہ ہے (۳۱: ۲۸) روحانی عجائب و غرائب کے سلسلے میں سب لوگ خود نفسِ واحدہ بھی ہو جاتے ہیں۔

تصوف کی اصطلاح کے مطابق کائناتِ ظاہر عالمِ کبیر ہے اور انسان عالمِ صغیر' اور اس کی نئی اصطلاح عالمِ شخصی / پرسنل ورلڈ ہے' کیونکہ انسان میں بیرونی دنیا سمائی ہوئی ہے' اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر شخص میں تمام اشخاص اور ساری چیزوں کی ذراتی نمائندگی ہے' یہی وجہ ہے کہ آدمی اپنی جسمانی و روحانی ہستی میں بے شمار ذرات کا مجموعہ ہے' ذرات اس طرح ہیں: جسم کے بے شمار خلیات' نفسِ نباتی (جو انسان میں ہے) کے لاتعداد ذرّات' نفسِ حیوانی (جو انسان میں ہے) کے بے حساب ذرّات' نفسِ انسانی کے لاتعداد ذرّات' اگر

یہی ذرات کی دنیا عین الیقین کے سامنے ہے تو وہ عالمِ ذرّ کہلاتا ہے' اسی طرح ہر فردِ بشر میں بحدِ قوت عالمِ انسانیت کی وحدت موجود ہے۔

☆ الطاف پیرزادہ : **سوال نمبر 13**

بروشسکی زبان کی جو خدمات آپ نے سرانجام دی ہیں وہ علاقائی اور ملکی سطح کے علاوہ غیر ملکی یونیورسٹیوں سے اشتراکِ عمل کی شکل میں بھی ہیں' چنانچہ اس زبان کی ہیئتِ ترکیبی' اس کے پھیلاؤ' گرائمر' لغت اور تاریخ کے حوالے سے ان خدمات کے بارے میں قارئینِ کرام کو متعارف کیجئے کہ یہ سارا دشوار کام اپنی مدد آپ کے تحت کیسے سرانجام پایا؟

○ علّامہ نصیر : **جواب :**

میرا یقین ہے کہ ہر نیک کام اللہ تعالٰی کی توفیق سے انجام پاتا ہے' ورنہ شروع شروع میں بروشسکی شاعری کے سامنے شدید مشکلات حائل تھیں' زبان کے متعلق بعض مقامی لوگوں کا تاثر اچھا نہیں تھا' کہتے تھے کہ "بروشسکی سراسر

گالیوں کی زبان ہے"۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چند عامیانہ الفاظ زبان کی بے شمار خوبیوں پر غالب آگئے تھے' گویا انمول جواہر کے خزانے پر اژدھا بیٹھا ہوا تھا' اور شہزادی دلھن برائے آزمائش پھٹی پُرانی چادر میں چہرہ چھپا رہی تھی' جس کے سبب سے چند مقامی اہلِ قلم نے بروشسکی کو نظر انداز کرکے فارسی میں شاعری شروع کی تھی۔

اس زبان کا ایک تجزیہ اس طرح ہے : ھستو (ہاتھی) گاؔلجو (گیدڑ) شدی (بندر) یہ جانور شروع ہی سے علاقے میں موجود نہیں' اس کا مطلب یہ ہوا کہ قدیم بروشو کسی ایسے بڑے ملک سے آئے ہوئے ہیں' جس میں زمانے کے مطابق سب کچھ تھا' وہ صرف زبان اور الفاظ اپنے ساتھ لے کر یہاں آگئے' اور دوسری بہت سی چیزیں وہاں رہ گئیں' دوسرا تجزیہ : رِگرِمنس (لکھنا) غَتَنَس (پڑھنا) یہ دونوں مصدر اصلی ہیں' اس لئے یہ کہنا بجا ہوگا کہ زمانۂ قدیم میں بروشسکی ایک ایسی قوم کی زبان تھی' جس میں لکھنے پڑھنے کا رواج تھا' تیسرا تجزیہ : کر' کرکر' کُکر' کرکر' رِکرکر' رِکِکر کاؔر' رِکیرؔ کاؔر' کاؔرگبوؔر' کور' کورکور' کوکور' رِکیرؔکوؔر' رِکرکور' یہ

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

سب ایک ہی مادہ کے الفاظ ہیں' جن میں چلنے پھرنے کے مختلف معنی ہیں' بروشسکی الفاظ کا مادہ اکثر بامعنی ہوتا ہے' جیسے کر (پھرنا) یہ دو حرفی الفاظ کے ذخیرے میں سے ہے جو بہت بڑا ذخیرہ ہے۔

چوتھا تجزیہ : ہر (بیل) اسی سے یہ الفاظ ماخوذ ہیں : ہرئں (ھل) ہرثُم (جُوا = yoke) ہرکی (کاشت) ہرئں (لکڑی کا بیلچہ) ہرکائی (بیلوں کی جگہ ھل کھینچنا) ھلا گون (ھل کی کھینچی ہوئی لکیر) یہ الفاظ قدیم' اصل اور سالم ہیں' کیونکہ اس کی تحقیق ہو سکتی ہے۔

ہونزہ' نگر اور یاسین میں بروشسکی زبان بولی جاتی ہے' اگر ان علاقوں کے آپس میں کچھ لہجہ اور الفاظ کا فرق ہے تو یہ اس زبان کی وسعت کی دلیل ہے' مثال کے طور پر : شکل (صورت) عربی کا ایک لفظ ہے' جس سے زمانۂ قدیم میں بروشسکی لفظ : اِشکِل (اس کا چہرہ) بنا' جو نگر میں اپنی اصلیت کے ساتھ محفوظ ہے' اور ہونزہ میں اس کی تھوڑی سی ترقی ہوئی' یعنی یہ یہاں اِشکِل ہو گیا' اسی طرح بعض مسائل یاسین کے طرزِ گفتگو سے حل ہو جاتے ہیں' انشاء اللہ

مستقبلِ قریب میں ہونزہ، نگر اور یاسین سے ایسے باکمال سکالرز پیدا ہوں گے جو آپس کے تعاون سے مشترکہ لغات اور گرائمر کو مکمل کرلیں گے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی غیر بُروشُن یا غیر بُرُشو کو اس عظیم منصوبہ سے کامل دلچسپی پیدا ہو جائے، بہرحال خوشخبری ہے کہ آنے والا زمانہ امن و امان، صلح و آشتی، اور علم و ادب کا ہے۔

☆ سعادت علی مجاہد : **سوال نمبر 14**

کیا آپ کی ترجمہ شدہ تصانیف مغربی ممالک کے پیشہ ورانہ یا تعلیمی اداروں میں پڑھائی جاتی ہیں ؟ کونسے ادارے ؟

○ علّامہ نصیر : **جواب :**

آج کی سائنسی دنیا میں ہر طرف ترقیوں کے طوفان امنڈ رہے ہیں، ایسے میں دنیا کے کسی بڑے علمی ادارے میں ایک حقیر شخص کی تصنیف کا تعارف کرانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے، تاہم اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ وہی مسبّبُ الاسباب ہے چنانچہ کنیڈا کی مونٹریال یونیورسٹی کے

شعبۂ لسانیات میں میری بعض بروشسکی کتابیں ریسرچ کے لئے موجود ہیں اور حال ہی میں پروفیسر ای۔ ٹیفو نے "ہونزہ پرو وربز" کے نام سے 252 صفحات کی ایک کتاب شائع کروائی ہے، جس کے اندر والے ٹائٹل پیج پر پانچ مصنّفین کے نام اس طرح درج ہیں:

(۱) ای۔ ٹیفو، یونیورسٹی ڈے مونٹریال (۲) وای۔ سی۔ ایچ، مورین، یونیورسٹی ڈے مونٹریال (۳) ایچ۔ برگر، یونیورسٹی ہائڈل برگ (۴) ڈی۔ ایل۔ آر، لاریمر لفٹنٹ کرنل (۵) نصیر الدّین ہونزائی خانۂ حکمت۔ میرے خیال میں بڑے بڑے پروفیسروں کی شرکت میں کسی تصنیف کا کام کرنا باعثِ نیک نامی و عزت ہے، اب یہ کتاب نہ صرف یونیورسٹی ہی میں استعمال ہوگی، بلکہ اس سے باہر بھی پڑھی جائے گی، یہی مثال اس جرمن بروشسکی ڈکشنری کی بھی ہے، جس کو پروفیسر ھرمن برگر ہائڈل برگ یونیورسٹی سے شائع کر رہے ہیں۔

خاتون ڈاکٹر (پی۔ ایچ۔ ڈی) بوستان ھیرجی میدانِ علم و ادب میں بڑی قابل شخصیت ہیں، انہوں نے واشنگٹن ڈی۔

سی (یو۔ ایس۔ اے) میں دی واشنگٹن ہاسپٹل سینٹر کے ایک شعبے میں ہیلتھ کورس کے دوران میری کتاب "قرآنی علاج" کے ترجمۂ انگلش "قرآنک ہیلنگ" کو بڑی کامیابی کے ساتھ استعمال کیا' اس کا تذکرہ ان کے اس تبصرے میں بھی موجود ہے جو انہوں نے قرآنک ہیلنگ کے بارے میں رقم کیا' جو اس کتاب کے نئے ایڈیشن کے آخر میں ہے۔

☆ شاہد محمود : **سوال نمبر 15**

علم و ادب کے فروغ کے لئے آپ نے کونسے ادارے قائم کئے ہیں ؟ ان اداروں کی مجموعی کارکردگی اور مستقبل کا پروگرام کیا ہے ؟ ساتھ ہی یہ بھی بتایئے کہ آپ کی علمی کاوشوں کے دائرے کو بین الاقوامی سطح پر خصوصاً مغربی دنیا میں وسیع تر کرنے میں کن کن شخصیات' ذرائع اور عوامل نے بنیادی کردار ادا کیا ؟

○ علّامہ نصیر : **جواب :**

ہمارے علمی و ادبی ادارے تین ہیں : خانۂ حکمت' ادارۂ عارف' اور بروشسکی ریسرچ اکیڈمی' ان کی مجموعی کارکردگی

قابلِ رشک ہے' اس وقت خدا کے فضل و کرم سے میرے شاگردوں میں تقریباً" چالیس (۴۰) عملدار و اسکالرز ہیں' یہی عزیزانِ مشرق و مغرب آپس میں ملکر مستقبل کا پروگرام کریں گے' میری پہلودار علمی خدمت کے دائرے کو دنیا میں پھیلانے کے لئے سارے شاگرد کمربستہ ہیں' اور سب کے سب شب و روز عالی ہمتی کا مظاہرہ کر رہے ہیں' تاہم یہ سچ ہے کہ ترجمہ اور متعلقہ امور میں اگر موجودہ جذبۂ جان نثاری نہ ہوتا تو ہم خدمت میں بہت محدود رہ جاتے' اور ہماری کوئی شناخت ہی نہ ہوتی' میرا اشارہ جناب ڈاکٹر (پی۔ ایچ۔ ڈی) فقیر محمد ہونزائی صاحب' ان کے ساتھی' اور دوسرے مترجمین کی طرف ہے۔

☆ غلام قادر : **سوال نمبر 16**

آیا آپ قارئین کے لئے کوئی اہم پیغام دینا چاہیں گے؟

○ علاّمہ نصیر : **جواب :**

جی ہاں' انشاء اللہ' (۱) جس طرح حصولِ پاکستان کے سلسلے میں تمام مسلمان رہنما اور علمائے کرام ایک ہو گئے تھے'

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اسی طرح اب اس کی وحدت و سالمیت' اور حفاظت و ترقی کے لئے بھی ہم سب کو متفق و متحد ہو جانا ضروری ہے (۲) اہلِ قلم اپنے وسیع میدانوں میں ملک و ملت اور انسانیت کے لئے بہترین خدمات کا مظاہرہ کر سکتے ہیں (۳) ہر مسلمان کو جذبۂ خیر خواہی سے سرشار ہو جانا چاہئے' کیونکہ بفرمودۂ حدیثِ شریف دین کی تعریف خیر خواہی ہے (۴) میرا خیال ہے کہ مادی سائنس کے بعد روحانی سائنس کا زمانہ آرہا ہے' اس کے لئے یقیناً" اخلاقی اور روحانی تیاری کی ضرورت ہوگی (۵) اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حرمت سے ہم سب کو نیک توفیق عنایت فرمائے ! تاکہ ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں مخلص اور با ہمت ہو جائیں' آمین !

علّامہ صاحب ! آپ احساسِ فکر کی بنیاد پر ایک ایسی عظیم علمی خدمت سرانجام دے رہے ہیں جس کا دائرہ اسلامی' ملکی اور انسانیت کی سطح پر محیط ہے' آپ جن رموزِ

روحانی اور اسرارِ علمی کو بتدریج منظرِ عام پر لا رہے ہیں وہ تصنع اور بناوٹ سے پاک اور سچائی کے پاسدار ہیں' اس قدر علمی سربلندی کے باوجود آپ کا حقیقی درویشی کے اصولوں پر کاربند رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ' آپ کا قلم اور آپ کی تخلیقات عظیم اور باوقار ہیں' اور ان میں توازن اور استقامت کی کارفرمائی ہے۔

(غلام قادر)

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

علّامہ نصیرالدّین نصیر ہنزائی قرآنی طریقِ علاج سے طب کی دنیا کو مالا مال کر رہے ہیں

جائزہ : آئی۔یو۔جیرل
ترجمہ : شہناز سلیم

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

اس ہفتے مجھے سو کتابوں کے نامور و قابلِ قدر مصنف اور مذہبی اسکالر علّامہ نصیرالدّین نصیر ہنزائی سے چار کتابیں موصول ہوئیں۔ انہوں نے اسلام اور انسانیت کے وسیع میادین میں اپنی صلاحیتوں کو علم کی خدمت میں وقف کرتے ہوئے ایک نئی تاریخ کی تشکیل کی ہے۔ ان کا متحمل اور عاجزانہ قلم دنیا کی مختلف زبانوں یعنی اردو، بروشسکی، انگریزی، فارسی (نظم و نثر) اور ترکی (نظم و نثر) میں علم کے عجائب و غرائب کو پیدا کر رہا ہے۔ نیز ان کی ۳۳ کتب کا انگریزی ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

قرآنی علاج Quranic Healing

یہ علّامہ صاحب کی ایک اہم اور نادر تخلیق ہے جس کا نام قرآنی علاج ہے، یہ کتاب روحانی سائنس اور قرآن کے ایسے تصورات کو بیان کرتی ہے جن کا بحُسن و خوبی تعین کیا جا سکتا ہے اور نتیجتاً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ روحانی علاج ایک ایسا کثیر پہلودار سلسلہ ہے جس میں نئی دریافتوں کی بہت زیادہ گنجائش ہے۔ ہر چند کہ کتاب میں باطنی صحت سے متعلق بصیرت افروز بیان ہے تاہم اس کتاب کا مقصد ظاہری و باطنی دونوں قسم کی بیماریوں سے بچاؤ کرنا ہے۔

کتاب میں کل ۲۶ مضامین کے علاوہ رئیس امروہوی مرحوم کا تحریر کردہ دیباچہ بھی شامل ہے۔ ہر چند کہ یہ کاغذی جلد میں ایک چھوٹی ضخامت والی کتاب ہے، تاہم علم اور حکمت کے لحاظ سے اس کا ہر مضمون ایک جامع اور مفید کتاب کے برابر ہے کیونکہ خداوند نے یقیناً" علّامہ صاحب کو قرآنِ مبین کے لعل وِ گوہر کی دولت سے نوازا ہے۔

کتاب کا مقصد یہ ہے کہ ہر دانشمند مسلمان نبی اکرم صلی

اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لائے ہوئے خدائی امر کی پیروی کرتے ہوئے اپنے آپ کو باطنی بیماریوں سے مکمل طور پر بچائے تاہم ذیلی اور ضمنی طور پر کتاب میں ظاہری بیماریوں کی روک تھام کے قوانین بھی مذکور ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ اس کتاب کا مقصد یقینی طور پر قرآن، اسلام، پاکستان اور انسانیت کی خدمت کرنا ہے۔

یہ کتاب ۲۵ مقالوں پر مشتمل ایک جامع اکائی ہے جس سے کتاب کی خواندگی اور مطالعہ بہت آسان ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں ایک قاری منتخب موضوعات کا مطالعہ کر سکتا ہے۔ علّامہ صاحب کا یہ تحقیقی منصوبہ ہر مسلم اور مغربی قاری کے لئے اسلام کے اس تاریخی نکتۂ نظر کا نئے سرے سے تعارف کراتا ہے جس میں خدا، فطرت اور انسان کے مابین ایک ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ یہ نکتۂ نظر ایک ایسے علم کو جنم دیتا ہے جس میں مادیت و روحانیت کا باہمی ارتباط ہے جو اسلام کی اساس ہے۔

مقالات ۱۰ - ۱۴ "قرآنی علاج اور آواز" "خواب کے اشارات" "ذکرِ الٰہی" "خوفِ بے جا کا علاج اور "دعا" میں

جدید مغربی نفسیات اور نفسیاتی طریقِ علاج سے روحانی طب کے نکتۂ نظر سے بحث کی گئی ہے جو روحانی طبی تعلیم اور روحانی مشاورت کے لئے بہت مفید ہے۔

علمی علاج Healing Through Knowledge

علّامہ صاحب کی دوسری کتاب علمی علاج کا بھی انگریزی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۳۱ مقالوں کے ساتھ مصنف کے تحریر کردہ دیباچے پر مشتمل ہے۔ ایک حدیث شریف کے مطابق ہر نیک عمل ایک صدقہ ہے اور اگر کوئی نیکی دائمی ہو تو اسے صدقۂ جاریہ کہتے ہیں جس کا شمار دائمی نیک عمل میں ہوتا ہے جیسا کہ قرآن میں بھی اس کا ذکر ہے (الباقیات الصالحات ۴۶ : ۱۸)۔

اسی لئے علّامہ نصیرہنزائی جیسے مومنین، جو خیر خواہی اور پُرجوش محبت کے ساتھ خدا کی عظیم نعمتوں کا تذکرہ کرتے ہیں یا ان کی طرف اشارہ کرتے ہیں وہ گویا شکر گزاری کی

عبادت ہے جس سے اس (مالک) کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور موصوف نے جن تصورات کو اپنی تحریروں میں متعارف کروایا ہے اس سے علم کی محبت' فراخ دلی اور اسلام کی اخوت کی گوناگون برکتیں ظاہر ہو رہی ہیں۔

علاّمہ نصیر الدّین نصیر ہنزائی نے اردو اور دوسری زبانوں میں غیر معمولی طور پر قرآن حکیم کے انکشافات کے لئے ایک منفرد انداز اپنایا ہے جس میں وہ اس امر کو ثابت کرتے ہیں کہ علم روحانی بیماریوں کی دوا بھی ہے اور روح و عقل کی غذا بھی۔ کیونکہ دنیا میں علاج کا کوئی بھی طریقِ کار نہیں جو علم کا رھینِ منت نہ ہو یا جو حکمت' کتاب یا استاد کے بغیر جاری رہ سکتا ہو۔

علاج میں جو وسائل و ذرائع استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ ان میں سب سے اہم وسیلہ "علم" ہے اور یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے۔

علاّمہ صاحب کی اس کتاب میں علم کے ذریعے علاج کے عنوان پر معقول دلائل اور جوابات تفصیلاً ملتے ہیں۔ یہ ہمارا پختہ یقین ہے کہ قرآن پاک شفا اور دوا ہے لیکن یہ بات یاد

رکھنی چاہئے کہ اس کی مخصوص شفا کا تعلق انسانی وجود کے اعلیٰ پہلوؤں یعنی روح اور عقل سے ہے جب کہ اس سے جسمانی صحت بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔

روحانی علاج Spiritual Healing

علّامہ نصیرالدّین نصیرہنزائی کی تیسری کتاب جس کا حوالہ دیا گیا ہے، وہ بھی کراچی ہی کے مذکورہ بالا پبلشر نے شائع کی ہے۔ یہ کتاب یقینی طور پر ایک بہت اہم، جامع اور ہمہ رس تخلیق ہے جسے اردو اور انگریزی کے موجودہ قارئین اور آنے والی نسلوں کے لئے مکمل و مہیا کر دیا گیا ہے۔

اس کتاب میں ہر قسم کے خوفِ بے جا، ہرگونہ پریشانی، احساسِ کمتری، دنیاوی حرص، گھبراہٹ، بُرے خیالات یا وسوسوں کی اذیت، غمگینی، بے چینی، مایوسی، ناخواستہ غصہ، سبک مزاجی، زبان کی لغزش، کم ہمتی، بد باطنی، فخر، خودبینی، جہالت، کمینگی، غفلت، سستی، تنگ دلی، اضطراب، نیسیان، ذہنی اختلال، کم ظرفی ایسی کئی دوسری

روحانی اور اخلاقی بیماریوں کا علاج "اطمینانِ قلب" کو قرار دیا گیا ہے جو ذکرِ الٰہی کی برکتوں سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے "الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب" ہوشیار رہو کہ خدا کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔ ۱۵ : ۵
ایک اور آیۂ شریف ہے:

"تمہارے پاس تمہارے ربّ کی جانب سے
نور اور واضح کتاب آچکی ہے۔"

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں یہ نور خود رسولؐ کی ذاتِ اقدس تھی اور اس کے بعد بھی اس نور کی موجودگی ضروری ہے۔

۲۲ مقالوں پر مشتمل یہ ایک شاندار کتاب ہے جس میں علّامہ صاحب نے خاص طور پر قرآنی حوالہ جات کے ذریعے روحانی علاج کی تفصیلات کو مجمل طریقے سے مہیا کر دیا ہے اور ایسا کرتے ہوئے انھوں نے جدید طب کی دنیا میں ایک

ایسا تاریخی ریکارڈ قائم کیا ہے جو ایک لمبے عرصے تک نہ صرف یاد رکھا جائے گا بلکہ آنے والی ان گنت نسلیں اس کا حوالہ دیں گی۔

روح کیا ہے What is Soul

زیرِ نظر کتاب میں علّامہ نصیر الدّین ہنزائی نے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں سو سوالات کے جوابات دیئے ہیں۔ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ بھی ڈاکٹر فقیر محمد ہنزائی اور رشیدہ نور محمد ہنزائی نے کیا ہے اور خانۂ حکمت' ادارۂ عارف' ۳۔ نور ویلا' ۲۶۹ گارڈن ویسٹ کراچی نمبر۳' پاکستان نے اسے شائع کیا ہے۔

یہ کتاب پانچ حصوں پر منقسم ہے اور سو مضامین کا احاطہ کرتی ہے۔ اس کتاب کو مصنف (علّامہ صاحب) خدا کی نعمتوں کا ایک معجزہ قرار دیتے ہیں۔ یہ ہمارے بنیادی نظریات میں سے ہے کہ اخلاص اور خاکساری سے کی گئی دعائیں مومنین کے لئے روحانی تائید کا وسیلہ ہیں۔

روح کے بارے میں یہ بحث انتہائی دلچسپ اور مفید ہے کیونکہ روح کا اعلیٰ و ارفع موضوع اتنا ضروری ہے کہ علم و حکمت سے وابستہ افراد اس پر جتنی بھی توجہ دیں، کم ہے۔

علّامہ نصیرالدّین نصیرہنزائی کی اغلاط سے مبرا مطبوعات کے لئے ہم ان کتب کے پبلشرز خانۂ حکمت کراچی کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔

۲۸ اگست ۱۹۹۴ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ۱۸ جون ۱۹۹۴ء

شمالی علاقہ کے تین محققین کو 94-1993ء کا ایوارڈ دیا گیا

تقریب کا اہتمام خانۂ حکمت' ادارۂ عارف اور بروشسکی ریسرچ اکیڈمی نے کیا تھا

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

گلگت (پ ر) شمالی علاقوں کے ممتاز سکالروں' ادیبوں اور شعراء میں ایوارڈ تقسیم کرنے کی دوسری سالانہ تقریب پبلک سکول و کالج جوٹیال کے آڈیٹوریم ہال میں منعقد ہوئی۔ تقریب کا اہتمام خانۂ حکمت' ادارۂ عارف اور بروشسکی ریسرچ اکیڈمی شمالی علاقہ جات نے مشترکہ طور پر کیا تھا۔ شمالی علاقوں کے چیف کمشنر محمود خان جو اس موقع پر مہمانِ خصوصی تھے۔ اپنی تقریر میں ادبی سرگرمیوں کو فروغ دینے اور اہلِ قلم کی حوصلہ افزائی کے لئے ایوارڈز کی تقریب منعقد کرنے پر خانۂ

حکمت اور دوسرے ماتحت اداروں کی تعریف کی اور یقین دلایا
کہ علاقہ کے اہلِ قلم حضرات کی حوصلہ افزائی کے لئے
حکومت کی طرف سے ہر ممکن تعاون کیا جائے گا۔ چیف کمشنر
نے شمالی علاقہ جات کی تہذیب و تمدن اور اسلامی ادب کو
ملک کے دوسرے حصوں اور غیر ممالک میں متعارف کرانے
پر علّامہ نصیرالدّین نصیرہنزائی کو زبردست خراجِ تحسین پیش
کیا اور ان کی غیر معمولی تحقیقی اور ادبی خدمات کے اعتراف
میں انہیں "حکیم القلم" کا خطاب دیا۔ یاد رہے کہ علّامہ
نصیرالدّین نصیرہنزائی کو اس سے پہلے بھی "لسان القوم" اور
بابائے بروشسکی کا خطاب مل چکا ہے۔ علّامہ نصیرالدّین نصیر
ہنزائی تقریباً ایک سو پچاس (۱۵۰) کتابوں کے مصنف کے
علاوہ بروشسکی زبان کی پہلی لغت کے خالق ہیں اور ساتھ ہی
اردو، فارسی اور مقامی زبان بروشسکی کے معروف شاعر بھی
ہیں۔ پچاس ہزار بروشسکی الفاظ پر مشتمل یہ لغات عنقریب
مارکیٹ میں آنے والی ہے۔ اس موقع پر چیف کمشنر نے
نوجوان سکالر اور محقق غلام عباس کے اسلامی فلسفہ سے
متعلق خیالات کی بھی تعریف کی۔ غلام عباس لندن میں شمالی

علاقوں کی تہذیب و تمدن اور ادبیات پر پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ تقریب میں ڈگری کالج گلگت کے پرنسپل میر عبدالخالق نے ادبی اور تحقیق کے میدان میں علّامہ نصیر الدّین نصیر ہنزائی اور غلام نصیر بابا چیلاسی جو "تھگ کے پیر" کے نام سے مشہور ہے کی خدمات پر مقالہ پڑھا اور شمالی علاقوں کی انتظامیہ سے اپیل کی کہ وہ گلگت کی چند سڑکوں کو جو بے نام پڑے ہیں شمالی علاقوں کے معروف علمی شخصیات کے نام پر منسوب کیا جائے تاکہ اہلِ قلم کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔ بلتستان کے مشہور محقق، دانشور، سید عباس کاظمی، ڈاکٹر غلام عباس اور میگل یونیورسٹی کنیڈا کی پروفیسر مسز بوستان ہیرجی نے اپنے الگ الگ مقالوں میں علاّمہ نصیر الدّین کی علمی، تخلیقی کام کو زبردست الفاظ کے ساتھ سراہا۔ اس موقع پر علاّمہ نصیر الدّین نے قلم کی عظمت کے عنوان پر اپنی تازہ نظم سنائی جسے حاضرینِ تقریب نے بہت سراہا۔ اس سے قبل غلام قادر چیف ایڈوائزر خانۂ حکمت نے خطبۂ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے القلم ایوارڈز کے مقاصد بتائے اور کہا کہ اس کا بڑا مقصد علاقہ میں ادبی اور تحقیقی اشتراکِ عمل کو فروغ دینا

ہے۔ اس موقع پر چیف کمشنر نے میزبان اداروں کی طرف سے ضلع دیامر کے غلام نصیر چیلاسی، بلتستان کے سید عباس کاظمی اور گلگت کے غلام عباس کو ان کی غیر معمولی ادبی خدمات کے اعتراف میں 94 - 1993 کے لئے القلم ایوارڈز دیئے گئے جب کہ 93 - 1992 کے لئے القلم ایوارڈ معروف محقق عثمان علی اور محمد امین ضیاء کو دیا گیا۔ تقریب میں ڈپٹی کمشنر گلگت اور دوسرے سرکاری حکام کے علاوہ عوامی نمائندے، ادیب، شعراء اور عمائدینِ شہر کے علاوہ خانۂ حکمت اور ادارۂ عارف کے کارکنوں نے حصہ لیا۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۱ جون ۱۹۹۴ء

علّامہ نصیرالدّین نصیر ہنزائی کو
"حکیم القلم" کا خطاب دے دیا گیا

شمالی علاقوں کے اہلِ قلم کے مابین منظّم خطوط
پر ریسرچ کو آگے بڑھایا جائے گا' محمود خان

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

گلگت (نمائندۂ جنگ) شمالی علاقوں کے اہلِ قلم کے مابین منظّم خطوط پر ریسرچ کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے اشتراکِ عمل کا ایک جامع پروگرام تشکیل دیا جائے گا تاکہ علاقے کے اہلِ قلم کو اپنی علمی و ادبی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا موقع میسر آسکے ان خیالات کا اظہار چیف کمشنر شمالی علاقہ جات محمود خان نے ناردرن ایریا کے ممتاز محققین اور ادیبوں میں "القلم ایوارڈز" کی تقسیم کی دوسری سالانہ تقریب سے

بحیثیتِ مہمانِ خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا۔ پبلک اسکول اینڈ کالج گلگت کے آڈیٹوریم ہال میں منعقدہ اس تقریب کا اہتمام خانۂ حکمت' ادارۂ عارف اور بروشسکی ریسرچ اکیڈمی شمالی علاقہ جات نے مشترکہ طور پر کیا تھا۔ چیف کمشنر نے ناردرن ایریا سے تعلق رکھنے والے 150 کتابوں کے مصنف اور معروف بین الاقوامی سکالر و خانۂ حکمت اور دیگر ماتحت اداروں کے بانی علّامہ نصیر الدّین نصیر ہنزائی کی ادبی و تحقیقی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ موصوف نے دنیا بھر بالخصوص جرمنی' برطانیہ اور امریکہ میں شمالی علاقوں کا تہذیبی و اسلامی ادب متعارف کرانے میں بے مثال کردار ادا کیا ہے۔ مہمانِ خصوصی نے علّامہ نصیر الدّین ہنزائی کو حکیم القلم کا خطاب دیتے ہوئے علاقے کے عوام بالخصوص اہلِ قلم حضرات پر زور دیا کہ وہ اس عظیم دانشور کی خداداد صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ کریں۔ تقریب سے ڈگری کالج گلگت کے پرنسپل میر عبدالخالق' بلتستان کے سکالر عباس کاظمی' گلگت کے دانشور ڈاکٹر غلام عباس' خانۂ حکمت کے چیف ایڈوائزر غلام قادر اور امریکن یونیورسٹی کی پروفیسر بوستان ھیرجی نے

بھی خطاب کیا انہوں نے علّامہ نصیرالدّین نصیر ہنزائی کے فلسفہ اور تخلیقات اور تحقیقی خدمات اور کاوشوں کو سراہتے ہوئے مطالبہ کیا کہ علاقے کی مختلف اہم شاہراہوں کو علّامہ کے نام سے منسوب کیا جائے اس موقع پر علّامہ موصوف نے قلم کے عنوان سے اپنی تازہ نظم سنائی تقریب کے اختتام پر مہمانِ خصوصی چیف کمشنر شمالی علاقہ جات محمود خان نے شمالی علاقوں کے دانشوروں میں ایوارڈز تقسیم کئے۔ 94 - 1993ء کا القلم ایوارڈ بابا نصیر چیلاسی عرف تھکے پیر' سید عباس کاظمی بلتستان اور ڈاکٹر غلام عباس گلگت جب کہ 93 - 1992 کا القلم ایوارڈ پروفیسر میر عثمان علی اور محمد امین ضیاء کو دیا گیا بعد ازان چیف کمشنر نے بروشسکی ریسرچ اکیڈمی کے زیرِ اہتمام کتابوں کی نمائش کا معائنہ بھی کیا۔

Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science

ہفت روزہ سیاچن اسلام آباد ۲۲ - ۲۸ جون ۱۹۹۴ء

شمالی علاقوں کے ممتاز محققین اور ادیبوں کو القلم ایوارڈز دیئے گئے

غلام نصیر' سید عباس کاظمی اور غلام عباس کو 94-1993 میر عثمان اور محمد امین کو 93-1992 کا ایوارڈ دیا گیا

تقریب کا اہتمام خانۂ حکمت' ادارۂ عارف اور بروشسکی ریسرچ اکیڈمی نے مشترکہ طور پر کیا' چیف کمشنر مہمانِ خصوصی تھے

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

گلگت (پ ر) شمالی علاقوں کے ممتاز سکالروں' ادیبوں اور شعراء میں ایوارڈ تقسیم کرنے کی دوسری سالانہ تقریب پبلک سکول و کالج جوٹیال کے آڈیٹوریم ہال میں منعقد ہوئی

تقریب کا اہتمام خانۂ حکمت، ادارۂ عارف اور بروشسکی ریسرچ اکیڈمی شمالی علاقہ جات نے مشترکہ طور پر کیا تھا شمالی علاقوں کے چیف کمشنر محمود خان اس موقع پر مہمانِ خصوصی تھے انہوں نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ادبی سرگرمیوں کو فروغ دینے اور اہلِ قلم کی حوصلہ افزائی کے لئے ایوارڈز کی تقریب منعقد کرنے پر خانۂ حکمت اور دوسرے ماتحت اداروں کی تعریف کی چیف کمشنر نے یقین دلایا کہ علاقہ کے اہلِ قلم حضرات کی حوصلہ افزائی کے لئے حکومت کی طرف سے ہر ممکن تعاون کیا جائے گا چیف کمشنر نے شمالی علاقہ جات کی تہذیب و تمدن اور اسلامی ادب کو ملک کے دوسرے حصوں اور غیر ممالک میں متعارف کرانے پر علّامہ نصیرالدّین نصیر ہنزائی کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا اور ان کی غیر معمولی تحقیقی اور ادبی خدمات کے اعتراف میں انہیں حکیم القلم کا خطاب دیا۔ یاد رہے کہ علّامہ نصیر ہنزائی کو اس سے پہلے بھی لسان القوم اور بابائے بروشسکی کا خطاب مل چکا ہے چیف کمشنر نے نوجوان سکالر اور محقق غلام عباس کے اسلامی فلسفہ سے متعلق خیالات کی بھی تعریف کی غلام

عباس لندن میں شمالی علاقوں کی تہذیب و تمدن اور الٰہیات پر پی ایچ ڈی کر رہے ہیں تقریب میں ڈگری کالج گلگت کے پرنسپل میر عبدالخالق نے ادب و تحقیق کے میدان میں علّامہ نصیرالدّین ہنزائی اور غلام نصیر بابا چیلاسی جو "تھک کے پیر" کے نام سے مشہور ہیں کی خدمات پر مقالہ پڑھا اور شمالی علاقوں کی انتظامیہ سے اپیل کی کہ وہ گلگت کی بے نام سڑکوں کو علاقوں کی معروف علمی شخصیتوں کے نام پر منسوب کیا جائے بلتستان کے مشہور محقق و دانشور سید عباس کاظمی، ڈاکٹر غلام عباس اور میگل یونیورسٹی امریکہ کی پروفیسر مسز بوستان ہیرجی نے اپنے الگ الگ مقالوں میں علّامہ نصیرالدّین کی علمی، تخلیقی کام کو زبردست الفاظ کے ساتھ سراہا اس موقع پر علّامہ نصیر الدّین نے قلم کی عظمت کے عنوان پر اپنی تازہ نظم سنائی قبل ازیں غلام قادر چیف ایڈوائزر خانۂ حکمت نے خطبۂ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے القلم ایوارڈز کے مقاصد بتائے اور کہا کہ اس کا بڑا مقصد علاقہ میں ادبی اور تحقیقی اشتراکِ عمل کو فروغ دینا ہے اس موقع پر چیف کمشنر نے میزبان اداروں کی طرف سے ضلع دیامر کے

غلام نصیر چیلاسی، بلتستان کے سید عباس کاظمی اور گلگت کے غلام عباس کو ان کی غیر معمولی ادبی خدمات کے اعتراف میں 94 - 1993 کے لئے القلم ایوارڈ دیئے جب کہ 93 - 1992 کے لئے القلم ایوارڈ معروف محقق عثمان علی اور محمد امین ضیاء کو دیا گیا۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

روزنامہ "پاکستان" اسلام آباد ۲۸ جون ۱۹۹۴ء

تہذیبی ورثے کی بقاء کے لئے تحقیقاتی اداروں کو ہر ممکن سہولت دی جائے گی

حکومت شمالی علاقہ جات میں تہذیب و ثقافت کو تحفظ دینے کے لئے کوشاں ہے، محمود خان

چیف کمشنر شمالی علاقہ جات نے تقریب القلم ایوارڈ میں معروف شاعر نصیر ہنزائی کو "حکیم القلم" کا خطاب دیا

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

گلگت (نامہ نگار) شمالی علاقوں کے چیف کمشنر محمود خان نے کہا ہے کہ حکومت علاقہ کی تہذیب و ثقافت کی ریسرچ کرنے والے اداروں اور محققین کو ہر ممکن سہولتیں مہیا کرے گی تاکہ شمالی علاقہ جات کے تہذیبی ورثے کو تحفظ دیا جاسکے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پبلک اسکول آڈیٹوریم

گلگت میں القلم ایوارڈز کی تقسیم سے متعلق دوسری سالانہ تقریب میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب کا اہتمام خانۂ حکمت' ادارۂ عارف اور بروشسکی ریسرچ اکیڈمی شمالی علاقہ جات نے کیا تھا۔ چیف کمشنر نے اپنی تقریر میں اسلامی ادب کو فروغ دینے اور اس سلسلے میں عملی خدمات سرانجام دینے پر معروف ادیب و شاعر علاّمہ نصیر الدّین نصیرہنزائی کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا اور ان کی عملی خدمات کے اعتراف میں انہیں "حکیم القلم" کا خطاب دیا۔

ہفت روزہ اخبارِ جہاں کراچی ۱۱-۱۷ جولائی ۱۹۹۴ء

جنّتِ نظیر "ہنزہ"

تلخیص و ترجمہ: محمد نعیم اختر

علّامہ نصیر الدّین نصیرہنزائی علاقے کے بہت مشہور شاعر اور عالمِ دین سمجھے جاتے ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ بروشسکی زبان کے پہلے شاعرہیں اور اس زبان کی تحقیق و تدوین میں انہوں نے اپنی 62 سالہ زندگی گزار دی ہے۔ انہیں اس امرپر افسوس ہے کہ شاہراہِ قراقرم کی وجہ سے اصل بروشسکی زبان پر انگریزی اور اردو الفاظ کا غلبہ بڑھتا جا رہا ہے اور یہ زبان اپنی اصلیت کھوتی جا رہی ہے۔ علّامہ نصیر الدّین اس قدیم زبان کو اپنی شاعری کےذریعہ زندہ رکھنا چاہتے ہیں اور ان کی شاعری کے کیسٹ ہونزہ کے تقریباً" ہر شخص کے پاس دیکھے جا سکتے ہیں۔

جنگ راولپنڈی، تعلیمی ایڈیشن ۱۶ جولائی ۱۹۹۴ء

شمالی علاقہ جات کے اہلِ قلم میں تقسیمِ اعزازات کی تقریب

غلام قادر

گلگت شمالی علاقہ جات کا انتظامی مرکز ہے اس شہر کی شہرت کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اعلیٰ تہذیبی اور ثقافتی قدروں کی پہچان رکھنے والا یہ شہر شمالی علاقوں کے اسکالروں، ادیبوں، محققین، شعراء اور دانشوروں کا مسکن ہے اور تقریباً دو درجن سے زائد حسین اور سرسبز وادیوں پر مشتمل شمالی علاقہ جات میں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر ہونے والی تہذیبی تحقیق اور تخلیقی عمل کا عکس گلگت میں ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کی شکل میں نمودار ہوتا ہے اس صورتِ حال کی ایک روشن مثال گزشتہ دنوں گلگت میں پبلک اسکول میں القلم

کی دوسری سالانہ تقسیمِ اعزازات کی تقریب کی شکل میں سامنے آئی جس میں شمالی علاقوں کے چیف کمشنر محمود خان نے مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شمالی علاقوں کے مختلف اضلاع کے معروف اہلِ قلم اور محققین میں علم و ادب اور ریسرچ کے میدان میں ان کی غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں ایوارڈز تقسیم کئے مہمانِ خصوصی نے اپنی تقریر میں اپنی مدد آپ کے تحت بہترین انتظام کے ساتھ القلم تقریب کا اہتمام کرنے پر خانۂ حکمت' ادارۂ عارف اور بروشسکی ریسرچ اکیڈمی شمالی علاقہ جات کو مبارکباد دی اور اداروں کے سرپرستِ اعلیٰ اور معروف اسکالر' ادیب و شاعر علّامہ نصیرالدین نصیر ہونزائی کی تریسٹھ سالہ طویل ادبی خدمات پر انہیں زبردست خراجِ تحسین پیش کیا اور ان کی ان یادگار خدمات کے اعتراف میں انہیں حکیم القلم کا خطاب دیا۔

چیف کمشنر نے کہا کہ علّامہ نصیرالدّین کی تمام زندگی جہدِ مسلسل اور بے لوث علمی خدمت سے عبارت ہے اور ان کی تخلیقات آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک قیمتی علمی اثاثہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علّامہ نصیرالدّین نے مختلف ممالک میں

موجود بے شمار شاگردوں کے ذریعے بروشسکی زبان اور علاقائی تہذیب و ثقافت کے تحفظ کے لئے بروشسکی لغت تیار کرنے کا جو منصوبہ شروع کیا ہے وہ قابلِ ستائش ہے اس لئے کہ انہوں نے ہائیڈل برگ یونیورسٹی جرمنی اور مانٹریال یونیورسٹی کنیڈا کا تعاون حاصل کر کے اس کام کے دائرہ کو بین الاقوامی سطح تک پھیلا دیا ہے جو ایک خوش آئندہ امر ہے۔

ممتاز اسکالر ڈاکٹر غلام عباس نے اپنے مقالے میں اسلامی فلسفہ اور فکرِ جدید کے ارتقائی منازل اور مراحل پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور کہا کہ علّامہ نصیرالدّین کی منطق اور قانونِ فطرت سے ہم آہنگ افکار اسلامی فکر کا ایک اہم اور قابلِ ذکر حصہ ہیں جن میں روحانی عروج و ارتقاء کے لئے قاری کو اپنے قلب و نظر اور عالمِ شخصی پر توجہ دینے کی ترغیب ملتی ہے تاکہ وہ تسخیرِ نفس سے تسخیرِ کائنات کی منزل پا سکے۔

ممتاز اہلِ قلم میر عبدالخالق پرنسپل ڈگری کالج گلگت اور بلتستان کے معروف محقق و دانشور سید عباس کاظمی اور امریکی یونیورسٹی کی پروفیسر محترمہ بوستان ہیرجی نے اپنے

مقالات میں شمالی علاقوں کی عملی اور ادبی تاریخ میں علاّمہ نصیر الدّین کی ادبی تخلیقات کو سنگِ میل قرار دیا اور کہا کہ کٹھن حالات اور شدید دشواریوں سے عبارت اس پسماندہ معاشرے میں انہوں نے اپنی مدد آپ کے تحت جس علمی و عرفانی ادب کو جنم دیا ہے وہ آئندہ نسلوں کے لئے ایک روشن مثال ہے۔ محترمہ بوستان نے اپنے مقالہ میں علاّمہ نصیرالدّین کی مشہور تصنیف قرآنی علاج میں شامل علاج سے متعلق اس تجربے کا ذکر کیا جو ایک امریکی میں ذہنی مریضوں کے علاج کے لئے ڈاکٹروں اور نرسوں کی پیشہ ورانہ تربیتی کورس میں شامل کیا گیا اور اس طرح یہ طریقۂ علاج اس لئے موثر اور مفید ثابت ہوا کہ اس سے کئی ذہنی مریض شفایاب ہوئے۔ اس سے یہ امر روشن ہوا کہ آج کل سائنسی اور مادی دور میں علاّمہ موصوف کی کتابوں میں انسانی عقل و جان کی صحت کے لئے کس قدر شفا اور فائدے ہیں۔

ان مقالہ نگاروں نے گلگت کی سڑکوں کو علاّمہ نصیرالدّین اور دوسرے معروف اہلِ قلم کے نام وقف کرنے کی تجویز دیتے ہوئے حکومت پر زور دیا کہ وہ قراقرم کی وادیوں کی منفرد

تہذیب و ثقافت پر ریسرچ کو منظّم خطوط پر استوار کرنے کے لئے ایک ٹھوس حکمتِ عملی وضع کرے اس موقع پر علّامہ نصیرالدّین ہونزائی نے توصیفِ قلم کے عنوان سے اپنی تازہ نظم ترنم سے پڑھی۔ جسے حاضرین نے بے حد سراہا نظم میں حاضرین کو عظمتِ قلم اور اس کی اہمیت سے متعلق قلب و نظر کو روشن کرنے والے جامع مفاہیم سننے کو ملے۔ تینوں میزبان اداروں کے چیف ایڈوائزر جناب غلام قادر نے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ القلم ایوارڈز کی تقریب سالانہ بنیاد پر منعقد کرنے کا سب سے بڑا مقصد علاقے کے اہلِ قلم کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں شمالی علاقوں کی تہذیب و ثقافت پر معروضی تحقیق کے لئے دعوتِ فکر دینا ہے تاکہ ان میں خود اعتمادی کے ساتھ اشتراکِ عمل کا جذبہ اجاگر ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ علّامہ موصوف تائیدی و عرفانی ادب اور علمی تحقیق کے لئے جس طرح انتہائی ناموافق ماحول میں پروان چڑھ کر معروف صاحبِ قلم بننے کی منزل سے ہمکنار ہوئے وہ ہم سب کے لئے ایک قابلِ تقلید مثال ہے۔ خانۂ حکمت گلگت کے صدر سلطان اسحاق نے اس موقع پر

ادارے کی جانب سے مہمانِ خصوصی کو تحفہ کے طور پر پھولوں کا ہار، روایتی چوغہ اور ٹوپی پیش کی اور اظہارِ تشکر کے کلمات ادا کیے۔

بعد میں مہمانِ خصوصی نے معروف لکھاریوں اور محققین میں ان کی ادبی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف میں القلم ایوارڈز برائے سال 94 - 1993ء تقسیم کیے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

THE MUSLIM Wednesday, June 15, 1994.

Gilgit News

HUNZAI LAUDED

Chief Commissioner Northern Areas, Mehmood Khan has lauded the literary and research services of renowned scholar, poet and writer Allama Nasiruddin Nasir Hunzai and said his books along with their translated versions have been equally admired in the country and abroad.

Addressing a big gathering of writers, researchers and intellectuals at Public School auditorium here in connection with the Northern Areas Second Al-Qalam Awards Distribution Ceremony 1993-94. The Chief Commissioner said Allama Nasiruddin was embodiment and symbol of self-development, struggle, love and affection.

Keeping his outstanding literary services, the Chief Commissioner presented a literary title Hakeem-ul-Qalam to Allama Nasir which was appreciated by the audience.

THE PAKISTAN TIMES
ISLAMABAD, JUNE 17, 1994

Allama Nasir Honoured
LITERARY SERVICES OF SCHOLAR LAUDED

PT Correspondent

GILGIT, June 16: The Chief Commissioner of Northern Areas, Mr. Mehmood Khan has lauded the literary and research services of renowned scholar, poet and writer Allama Nasiruddin Hunzai. He said, his books along with their translated versions have been equally admired in the country and abroad.

He was addressing a big gathering of writers, researchers and intellectuals at Public School auditorium here in connection with the Northern Areas second Al-Qalam Awards distribution ceremony 1993-94.

The Chief Commissioner said Allama Nasiruddin was embodiment and symbol of self-development, struggle, love and affection.

The Chief Commissioner presented a literary title Hakeem ul Qalam to Allama Nasir, which was appreciated by the audience. The Allama has already got titles of Bab-e-Burushaski and Lisanul Qaum from leading literary and social organization.

Prominent scholars Mir Abdul Khaliq, Principal Degree College Gilgit, Syed Abbas Kazmi from Baltistan and Dr. Ghulam Abbas in their papers, shed light on various aspects of literary services of Allama Nasiruddin and renowned poet of Daimar district Mr. Ghulam Nasir Baba Chilasi.

Mir Abdul Khaliq suggested Chief Commissioner to rename the new road after Allama Nasir and other leading writers to encourage them.

The ceremony was organized by Khanahi Hikmat, co Idarah-i-Arif and Burushaski Research Academy, Northern Areas.

Earlier, Mr. Ghulam Qadir the chief advisor of the host organizations, in his welcome address said the prime purpose of awarding writers was to diversify culture and civilization of the area and bring them closer for mutual research co-operation.

Allama Nasiruddin, on this occasion, presented a poem titled "Tauseef-i-Qalam".

Later, the chief guest distributed awards among prominent writers. They were Mr. Ghulam Naseer, who is popularly known as Pir of Thak, Syed Abbas Kazmi from Baltistan and Dr. Ghulam Abbas, from Hunza and literary organization Halqa Arbab-i-Zaoq, Gilgit.

Prominent writers and researchers, Mr. Usman Ali and Muhammad Amin Zia were also awarded for the year 1992-93.

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

FOUNDED BY QUAID-E-AZAM MUHAMMAD ALI JINNAH

DAWN DAILY NEWS KARACHI

(Thursday, June 30, 1994)

NASIR HUNZAI'S LITERARY WORKS PRAISED

GILGIT, June 29: The chief Commissioner of Northern Areas, Mehmood Khan, and other writers have lauded the literary and research works of Allama Nasiruddin Nasir Hunzai and said his over 200 books on Quranic and spiritual knowledge were equally admired in and outside Pakistan.

Addressing a gathering of writers, researchers and intellectuals to mark the second Northern Areas Al-Qalam Awards distribution ceremony 1993-94 here recently, the Chief Commissioner presented the title of "Hakeem-ul-Qalam" to Allama Hunzai and assured all Government help for accelerating his research projects.

Prominent scholars and researchers, including Dr. Ghulam Abbas from Hunza, Syed Abbas Kazmi from Baltistan, Mir Abdul Khaliq, Principal, Degree College, Gilgit, and Prof. (Dr.) Boostan Heerjee and Shahnaz Saleem in their papers highlighted the various phases of Allama's intellectual achievements.

They said thousands of people have benefited from his books and lectures.

The ceremony was organized by Khana-i-Hikhmat, Idarah-i-Arif and Burushaki Academy, Gilgit.

Earlier Mr. Sultan Ishaque, President, Khana-i-Hikhmat, presented traditional chowgha and cap to the Chief Commissioner as a token of gift.

Mr. Ghulam Qadir, in his welcome address, explained the purpose of giving awards to writers and said it aimed at bringing writers and researchers closer for mutual cooperation in initiating research projects in the field of oral culture and civilization of Northern Areas. He said another purpose was to bring intellectuals of various schools of thought closer to help promote peace and sectarian harmony.

The chief Commissioner later distributed awards among writers and researchers of Gilgit, Baltistan and Diamar districts. The recipients of these awards were eminent researchers Syed Abbas kazmi from Baltistan, Mr. Ghulam Nasser, Pir of Thak, Chilas and Dr. Ghulam Abbas from Hunza valley.

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

SÜDASIEN-INSTITUT DER UNIVERSITÄT HEIDELBERG
INDOLOGIE I - KLASSISCHE INDOLOGIE
Professor emeritus Dr. Hermann Berger

Allamah Nasiruddin "Nasir" Hunzai
27-C Radium Apartments
165 Garden East
Karachi 3
Pakistan

Im Neuenheimer Feld 330
69120 Heidelberg, Germany,
Telefon 06221 / 562933, 562917
Telefax 06221 / 564998

28 July 1994

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

Dear Allamah Nasiruddin,

The work of incorporating the old Burúsaski words contained in your most recent dispatch into our Burusaski-German dictionary is now nearing completion. Despite the prolonged interruption of our domestic routine in the weeks following our removal to a new flat in Heidelberg, the fascination of your new material impelled me to carry on with the dictionary work, even amid the mountain ranges and valleys formed by the stacks of packing cartons containing our household goods. As in the case of previous word-lists, a number of questions have arisen regarding the meanings and contexts of usage of certain

words. I would be grateful if you could find the time to reply to the queries contained in the enclosed list.

Well do I know the magnitude of your contribution to our common cause, the documentation of Old Burúsaski. For some time now, I have considered various ways of giving recognition in an enduring form to your unselfish labours. Would you allow me to include your name on the title page of the dictionary in the following form?

A Burúsaski-German Dictionary
by
Hermann Berger
in collaboration with
Allama Nasiruddin Hunzai

In addition, I should like to mention the co-operation and support of the members of the Burúsaski Research Academy in Karachi and Gilgit in the foreword to the dictionary. Please let me know if you approve of this proposal.

I trust this letter will find you well and happy, and remain for the present.

With best wishes,
yours sincerely,

sd/-
(Professor emeritus Dr. Hermann Berger)

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

SÜDASIEN-INSTITUT DER UNIVERSITÄT HEIDELBERG
INDOLOGIE I-KLASSISCHE INDOLOGIE

Professor Dr. Hermann Berger

Allamah Nasiruddin "Nasir" Hunzai
27–C Radium Apartments
165 Garden East
Karachi 3
Pakistan

Im Neuenheimer Feld 330
69120 Heidelberg, Germany
Telefon 06221 / 562933, 562917
Telefax 06221 / 564998

8 October 1994

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science

Dear Allamah Nasiruddin,

I am happy that you have accepted my proposal to include your name on the title page of my forthcoming Burusaski-German dictionary.

In the enclosed list of queries you may find a number of words that were items for clarification in previous lists. This is not the result of an oversight. Please respond to these queries as well. Moreover, the present list contains a number of words from Nagér-Burusaski. If you are familiar with these words, please comment on the contexts in which you know them.

When further queries have accumulated, I will send you another dispatch. Thank you for your kind help.

With best wishes,
Your sincerely,

Sd/-
(Professor Dr. Hermann Berger)

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ادارۂ [illegible]
خانۂ حکمت